سمجھ رہے ہین جو بدعت کو ہیچ دیکھین تو

مآل کار ہے کیا داو پیچ دیکھین تو

ڈراما

داو پیچ

یعنی

نتیجہ بدعت

جسکو

جناب ابوالفخر شیخ عاشق حسین صاحب سیماب اکبر آبادی شاگرد جناب ابوالاعجاز افسون صاحب نے واقعات عالم پر گہری نظر ڈالکر اخلاقی مضامین سے آراستہ کیا

بماخذ جملہ حقوق دائمی خواجہ نجش محسن مینجر مطبع نے اپنے

ابوالعلائی پریس آگرہ مین چھپوایا

قیمت فیجلد ۸ر

جملہ حقوق محفوظ ہین

عـ۲۶

افسوس بات بھی نہ پوچھی

کیوں جناب آخر یہ کونسا انصاف ہے ذرا دل میں غور کیجیے اور ہماری شکایت کی داد دیجیے الفریڈ اور شو الفریڈ وغیرہ کمپنیاں جب ہمکو لیکر آتی ہیں تو آپ ہماری صرف تین گھنٹے کی زیارت کیلیے پانچ پانچ روپے خرچ کر دیتے ہیں ٹکٹ گھر کی میز چاندی کے ٹکڑوں سے بھر دیتے ہیں اور جب ہم چلے جاتے ہیں تو آپکو برسوں ہمارے دیکھنے کا اشتیاق رہتا ہر وقت صدمہ فراق رہتا ہے لیکن جب سے کہ ہم عمدہ کاغذ کا چکنا چکنا بوٹے دار اور رنگین لباس پہنکر جناب منیجر صاحب ابو العلائی پریس آگرہ کے یہاں مہمان ہوئے ہیں آپ نے ہماری بات بھی نہ پوچھی اور بھولے سے یاد بھی نہ کیا یہ غیر ممکن ہے کہ آپ ہمیں بلائیں اور ہم نہ آئیں

مہربان ہو کے بلا لو ہمیں چاہو جس وقت
ہم گیا وقت نہیں ہیں کہ پھر آ بھی نہ سکیں

بندہ پرور ہماری فیس بھی تو زیادہ نہیں ہے صرف ۴؍ مطبع میں بھیجدیجیے اور ہم میں سے جسے چاہیے طلب کر لیجیے اور وہ بھی اسطرح کہ ہمیشہ آپکی دلبستگی کے لئے موجود ہر وقت ظریف مصاحب کیطرح جی خوش کرنے کو حاضر ہم میں سے ہر ایک کی خوبی ہماری ہی زبانی سن ڈالیے اور ہم سے ملاقات کی صورت نکالیے۔

نام ہیں

کیفر کردار۔ داؤ پیچ۔ اسیر حرص۔ دلفروش۔ گلرو زرینہ۔ مرید شک۔ بھول بھلیاں۔ خون ناحق۔ جوڑ توڑ۔ کاٹ چھانٹ وغیرہ

کیفر کردار میں ایک لاجواب ناٹک ہوں مشہور کمپنیاں مجھکو کھیلتی ہیں اور دہلی لکھنؤ کے زباندان اصحاب نے مجھکو عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے مجھ میں عمدہ گانے جا بجا درج ہیں نثر بھی قابل دید ہے۔

داؤ پیچ میری نظم و نثر نے تمام دلوں کو تسخیر کر لیا ہے میرے دلفریب گانے سننے کے قابل ہیں

اسیر حرص میں الفریڈ کمپنی کے تمام تماشوں میں اول نمبر ہوں میرے گانے اور نظم و نثر لاجواب بلکہ انتخاب ہیں

دلفروش میری خوبی سے زمانہ واقف ہے میرے انوکھے گانے اور عجیب نظم و نثر کے ترانے قابل دید ہیں

گلرو زرینہ میرا تو کہنا ہی کیا ہے میں سب سے زیادہ دلکش ہوں مجھے منگا کر دیکھیے اور لطف اٹھائیے۔

مرید شک میری تمام زمانہ میں دھوم ہے میری نظم و نثر اور گانے وغیرہ کی خوبی سبکو معلوم ہے ملاحظہ کیجیے اور داد دیجیے

بھول بھلیاں میری دلچسپ تحریروں کا زمانہ عاشق زار ہے وہ کون ہے جسکو میری عمدگی سے انکار ہے

خون ناحق میں اپنی خوبی میں لاجواب ہوں سراپا انتخاب ہوں میری نظم و نثر نہایت ہی پر لطف ہے۔

جوڑ توڑ میرا حال کون نہیں جانتا مجھے کون نہیں پہچانتا میری نظم و نثر کا پایہ سب سے بلند اور عام پسند ہے

کاٹ چھانٹ مجھ سے بہتر آجتک کوئی ڈراما تصنیف نہیں ہوا میں اپنے دعوی میں سچا ہوں۔

جملہ درخواستیں بنام منیجر ابو العلائی پریس آگرہ آنی چاہئیں

فضیحتا کی بیوی۔ ارے حرام خور تو کیا کر رہا ہے۔ صبح سے یہ وقت ہوا۔ ابھی تک کچھ سودا نہین لایا۔ موئے کو شرم بھی نہین آتی ہے۔

منوا۔ دیکھو جی مین کہتا ہون کہ تم بہت ایل فیل مت بکا کرو۔

فضیحتا کی بیوی۔ لو موا اب تو ہمارے منہ لگنے لگا۔ ارے تو کیا ہے ہم تو تیری سات پشت کو گالیان دین۔ سرِ بازار تیرے جوتیان مارین تو بڑا ہی بدلگام ہے۔ آخر تو غلام ہے۔

منوا۔ بس جی منہ سنبھالو۔ اپنی نوکری بھاڑ مین ڈالو۔ مینے ہاتھ بیچے ہین ذات نہین بیچی ہے۔ (چلا جاتا ہے)

فضیحتا کی بیوی دیکھین موئے غلام کی باتین۔ کیسا سر چڑہ گیا ہے شیطان سے بھی دو ہاتھ آگے بڑہ گیا ہے۔ جب عورتین مردون سے دب جاتی ہین تو پچھتاتی ہین۔ عورتونکو چاہیئے کہ مردکو اپنے قابو مین رکھے۔ بغیر اپنی مرضی کے کوئی کام نہ ہونے دے۔

(مٹکتی ہوئی چلی جاتی ہے)

(فضیحتا آتا ہے)

فضیحتا۔ آداب عرض لیجئے فضیحتہ بھی آ گیا کہتے ہین بزم حشر مین فتنہ بھی آ گیا ہمارے والد بزرگوار خدا اونکو غریق رحمت کرے اکثر نصیحتاً فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو بیٹا اگر ایمانداری سے کام کروگے تو بھوکے مروگے فاقہ ہر وقت ہاتھ باندھے کھڑا رہیگا بے عزتی کا پہرہ دروازے پر لگا رہےگا۔ اگر بےایمانی سے چلوگے تو عیش اڑاؤگے جشن

منا ؤگے ۵

اسے امانت برتو لعنت از تو بخریا فتم اے خیانت برتو رحمت از تو گنجے یا فتم

کیا کرین بے ایمانی کرنا تو قصور ہے ۔ مگر بزرگونکی نصیحت پر عمل کرنا بہی ضرور ہے ۔

گانا

مین فطرتِ آفت فتنہ ہون مین چنچل چپل آتنا ہون
مین دنیا کے بدمعاشونمین موٹا ہون چہوٹا جتنا ہون
مین وسکی ٹھرا پیتا ہون ۔ مین فطنت کرکے جیتا ہون
بچے بچے مجسے ڈرتے مین کیسا شیخ فضیحتا ہون
تم مجکو ریل سمجھو ۔ پوری دلیل سمجھو
جادو کا کہیل سمجھو ۔ مٹی کا تیل سمجھو ۔ مین فطرت

مجھے جعلی نوٹ بنانا بہی آگیا ہے ۔ یہ سب کچھ تو ہے مگر ایک بیوی کے ہاتھ سے سخت تنگ ہون ۔ مینے سینکڑون کو بڑے گہر پہونچا دیا اور یہ مجہے خدا کے گہر پہونچانا چاہتی ہے ۔

[منوا آتا ہے اور سُست کہڑا ہوتا ہے]

کیون بٹیا منوا ۔ آج تم سُست کیون ہو ۔

منوا ۔ حضور آپکی بیوی نے مجہے صبح ہی صبح خوب لتاڑا ۔ لے کہو مینے اُن کا کیا بگاڑا ۔

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

فضیحتا۔ ہان بٹیا مین بہی اُس سے سخت تنگ آگیا ہون۔ اب دیکہہ اُسکے نکالنیکی فکر کرتا ہون۔ (کچھہ کان مین کہتا ہے)

[فضیحتا کی بیوی آجاتی ہے]

فضیحتا کی بیوی دیکھو موے غلام کو کیسا سر چڑہار کہا ہے۔ کسقدر مُنہ لگار کہا ہے کیون جی یہ کیا کانا پہوسی ہو رہی ہے۔

فضیحتا۔ اجی کچھہ نہین کچھہ مشورہ ہو رہا ہے۔

بیوی۔ ہان مشورہ کرنے کو یہ موا غلام ہی تو رہ گیا ہے۔ بس مینے کہدیا ہی کہ آیندہ سے میرے گہر مین ایسی باتین نہون ورنہ ایک ایک کو بندہوا دونگی ناک چنے چبوا دونگی۔

منوا۔ اہا معلوم ہوتا ہے کہ آپ قانونی اختیارات بہی جہیز مین ساتہہ لائی ہین

بیوی۔ چل نگوڑے تجہسے کون بولتا ہے۔ تو کیون جلے جلے پہپولے پہوڑتا ہی

فضیحتا۔ ہین ہین بہیا رونگی سی لڑائی جانے دو۔ بیفائدہ نہ لڑو۔

بیوی۔ نہین مینے کہدیا ہے کہ اس نگوڑے کو کہڑے کہڑے میرے گہر مین سے نکالدو مین اسکی صورت دیکہنا نہین چاہتی۔

فضیحتا۔ ہان ہان مین خود بہی نکالنے کی فکر مین ہون۔

منوا۔ توکیا گہر آپ کا ہے۔

بیوی۔ نہین توکیا تیرے باپ کا ہے۔

فضیحتا۔ بیوی بیوی ادہر دیکہو۔ اسکے مُنہ نہ لگو۔ چُپ رہ بدمعاش تو نہین مانتا

بیوی۔ ہان تم سُنار کے یہان سے میری چوہے دتیان بہی لائے۔

فضیحتا- ہان دیکھو یہ پانسو کا نوٹ ہے ابھی جاتا ہون لئے آتا ہون-

بیوی- ذرا نوٹ مجھے دکھانا-

فضیحتا- بس دور ہی سے دیکھو ہاتھ نہ لگانا-

بیوی- (نوٹ چھینکر) بس جاؤ- ہوا کھاؤ-

فضیحتا- ہین ہین بہت دل لگی مین نہ آؤ- بس دیکھ چکین ادہر لاؤ-

بیوی- اب باتین نہ بناؤ- جاؤ مین خود سنار کے یہان جاؤنگی اور چوڑیان پہونچیان لے آؤنگی-

فضیحتا- ارے دیکھ کسی بلا مین پھنسجائیگی تو اور خرابی آئیگی-

بیوی- مجھے پھنسانیوالے خود آفت مین پھنس جاینگے- اب یہ فقرے کام نہ آینگے-

فضیحتا دیکھ مان جا پچھتائیگی-

بیوی- میری بلا پچھتائیگی اب تو بندی عیش اوڑائےگی-

(نوٹ لیکے چلا جاتی ہے)

فضیحتا- کیون بیٹا منوا کیا سوچ رہے ہو-

منوا- جناب آپنے تو غضب کیا- پانسو کا نوٹ اوسے جھٹ نکال کے دیدیا آپ تو اُسے نکالنے کہتے تھے-

فضیحتا- ارے نادان جبتک مین یہ نوٹ نہ نکالتا اُسوقت تک وہ بھی نہ نکلتی اب تو دیکھ کہ کیسے مزے آتے ہین- مگر ہان مین ہان ملائے جانا اگر کوئی موقع آئے تو گردن ہلائے جانا- جاؤ سکی کی بوتل تولا

(منوا جاتا ہے)

خدا خدا کرکے آج موقعہ ہاتھ آیا۔ جو خود کو بڑی عقلمند سمجھتی تھی اُسے خوب پھنسایا۔ بس اسنے کسیکو نوٹ دکھایا اور وبال آیا۔

گانا

ہون موٹا سا دہو کا سونٹا بڑا دنگی جنگی دیوانہ
دیتا ہون فقرہ سب کو کیسا مین سیانا دانا
مین ایسا ہون مین ویسا ہون اہو ہو ہو
دشمن بنکر دہروالون مین زر سارا لقایا اللہ
رہزن کو بیر پہ چالون کرون نعرہ جوالا اللہ

(منوا گھبرایا ہوا آتا ہے)

منوا۔ ارے حضور غضب ہوگیا۔
فضیحتا۔ وہ کیا۔
منوا۔ دیکھئے وہ چند سرکاری ملازم اور ایک چلے آرہے ہین
فضیحتا۔ ارے آتے ہین تو آنے دے راستہ کیا اپنے باپ کا ہے۔
منوا۔ دیکھئے دیکھئے آپکی بیوی بھی اُنکے ساتھ ہے۔ یہ کیا واردات ہے۔
فضیحتا۔ اچھا تو نہ گھبرا۔ چپکا کھڑا دیکھ۔

(جمعدار اور سپاہی فضیحتے کی بیوی کو گرفتار کیے ہوئے لاتے ہین۔

جمعدار (فضیحتے کو نوٹ دکھا کر) دیکھو کیا یہ نوٹ تمھارا ہے۔

فضیحتا۔ ہان حضور میرا ہونٹ سردی سے پھٹ گیا ہے۔اب کوئی دوا لگاؤنگا

جمعدار۔ دل لگی کیون کرتے ہو صاف صاف جواب دو یہ نوٹ تمہارا ہے ؟

فضیحتا۔ جمعدار صاحب مین سمجھتا نہین آپنے کیا فرمایا۔

جمعدار۔ یہ عورت ایک مصنوعی نوٹ بنا کر بازار مین بیچنے لائی تھی ۔ گرفتار ہوئی۔

فضیحتا۔ ارے کیا دنیا مین ایسی بھی بے ایمانیان ہوتی ہین۔توبہ توبہ۔

بیوی۔ کیون میرے میان تمنے مجھے یہ نوٹ دیا ہے نا۔

فضیحتا۔ ارے توبہ کر توبہ۔مین تجھے کیا جانون تو کون ہے ۔ کیون بٹیا منوا۔

منوا۔ ہان حضور سچ ہے۔

بیوی۔ ہے ہے تو کیا تم میرے شوہر ہونے سے بھی انکار کرتے ہو۔

فضیحتا۔ مین تو تجھے اپنی مان کی برابر سمجھتا ہون۔ تجھے مجھپر دھوکا ہوا ہوگا۔ غور سے دیکھہ غور سے۔کیون بٹیا منوا یہ اپنی بیوی ہے۔

منوا۔ نہین حضور یہ اپنی بیوی کہان۔

بیوی۔ (فضیحتے کیطرف دوڑ کر) میرے اچھے میان۔میرا قصور معاف کرو مین توبہ کرتی ہون۔

فضیحتا۔ ارے حضور اسے پکڑو یہ کاٹ کھائیگی۔یہ تو کوئی پاگل ہے۔

جمعدار۔ کیون اے عورت پُر فطرت تو نے کیسا داؤ کھیلا۔تو تو واقعی پاگل ہے پاگل۔

بیوی۔ نہین مین پاگل نہین ہون۔ ارے اس پر غصہ آتا ہے۔ اسکی بوٹیان چبا جاؤن۔ اسکی ہڈیان کھاؤن۔ ارے اسکا حلوا پکاؤن

فضیحتا۔ ذرا رسّی کو کھینچے ہوئے۔

جمعدار۔ اے عورت تو ابھی میرے سامنے اسے کاٹنے کو دوڑی تھی۔

فضیحتا۔ ہان حضور یہ واقعی پاگل ہے اسے پاگل خانہ بھیجدیجئے۔

جمعدار۔ چلو اسے لیچلو اور پاگل خانہ بند کرو۔

بیوی۔ ارے مجھے پاگل بنانیوالے پاگل ہو جائین۔ ارے انکا ستیاناس ہو جائے۔ [جمعدار فضیحتے کی بیوی کو لیجاتا ہے]

منوا۔ سرکار آپنے عجیب فقرہ کھیلا۔ اپنی بیوی سے بھی مکر گئے۔

فضیحتا۔ ارے بیٹا موقعہ ملے تو اپنے فضیحتا ہونے سے بھی مکر جائین۔ اب چلنا چاہیے۔ اور صولت کے مقدمہ مین جان لڑانا چاہیے۔

(دونون جاتے ہین)

پہلا باب۔ پردہ نمبر ۴

[حسنا بہ نامہ چرانے آتی ہے]

حسن افروز۔ ہائے حسنا تجھپر کیا غفلت کا پردہ پڑ گیا۔ جو ایسا کام کرنے کی جرأت کی۔ ہان ہان اسکی محبت مین اگر جان جائے تو جائے مگر صولت تیری عزت پر کوئی حرف نہ آئے۔

(صندوق کے پاس جاتی ہے پھر ہٹ آتی ہے)

ہائے میری روح گہبراتی ہے - کوئی آجائے - تو اور آفت آئے -

"پہر آہستہ آہستہ جاتی ہے صندوق کہول کر ہبہ نامہ

نکالتی ہے اور جعلی ہبہ نامہ ادہین رکہہ دیتی ہے"

(پہر جلدی سے بہاگ جاتی ہے)

پہلا باب - پردہ نمبر ۵

[حسنا اور شوکت کا گلے مین باہین ڈالکر ادہر سے

اودہر نکلنا فضیحتا کا زیب النسا کو یہ واقعہ دکہانا

فضیحتا - آپنے کچہہ دیکہا -

زیبن - اپنی بگڑی ہوئی تقدیر کا لکہا دیکہا گل کے پہلو مین کہٹکتا ہوا کانٹا دیکہا

فضیحتا - آپکو اُن سے محبت ہے - مگر اُنکو آپسے نفرت ہے -

گانا

زیبن - جو مین ایسا جانتی کہ پیت کئے دکہہ ہوئے -
نگر ڈہنڈورا پیٹتی کہ پیت نہ کیجو کوئے
پیاری سینے ساری عمر یا پیرو اپہ وینی تج ہائے
بیرن نے برما لیو ہے ہیتم کو مورے
کرنا - کرنا کرائے کرتار ڈارون وارتن من تورے

فضیحتا - افسوس ہین کیسے دوش بہرے اس دنیا کے جہورے -

[ایگزٹ]

باب پہلا - پردہ نمبر ۶

(صولت خان حسن افروز کے انتظار
مین کھڑا ہے حسنا آتی ہے)

صولت - مطلع مہر سے تو نور ضیا سی آئی — کشت امید مین رحمت کی گھٹا سی آئی
حسنا - منتظر تم تھے مریجان یہان عرصے سے — میری فرقت کی گھڑی تم پہ بلا سی آئی
صولت - تو گئی لینے کو تھی میرے لئے آبحیات — کیا مریجان وہان جا کے پیاسی آئی
حسنا - آپ کے مزرعۂ ارمان کے تر کرنے کو — بھر کے امید کا پانی مین گھٹا سی آئی
صولت - لا تو مریجان مین تیرے قربان ہو
للہ مریجان خطِ تقدیر مجھے دے — ہان کاتبِ تقدیر کی تحریر مجھے دے

[حسنا کا ہبہ نامہ صولت کو دینا]

صولت - ہان ہان بس یہی تھی - اب میرا مدعا مل گیا میرے نحوست کے دن گئے - بس اب عیش - شادی جشن -
حسنا - یا اللہ کہین یہ فرط خوشی سے شادی مرگ ہو جائے - اسکا دماغ نہ چکرائے - پیارے صولت اب وہ صلۂ کار -
صولت - یعنی -
حسنا - نکاح کا اقرار -
صولت - بس چپ رہ - اب تو دسکی ٹھہرا شمین - رم - یہ وہ ذیلکی تمام نعمتین - آہاہاہا -

اشخاص ناٹک

مذکر

صولت ۔۔ عظمت خان کا بدچلن لڑکا
شوکت ۔۔ صولت کا چچا زاد بھائی ۔
فضیحتا ۔۔ صولت کا ظریف مصاحب
قمرو مرزا ۔ صولت کا مصاحب
عظمت خان ۔ رئیس ۔ صولت کا باپ
چنگیز ۔ ڈاکو ۔ حسنا کا بھائی ۔
پرویز ۔۔ حسنا کا باپ ۔۔
منوا ۔ فضیحتا کا نوکر ۔ ۔ ۔
ڈاکو ۔ پجاری ۔ دوزخ کے فرشتے
وغیرہ وغیرہ

مؤنث

حسن افروز ۔۔۔ صولت کی عاشق ۔
زیب النسا ۔۔۔ شوکت کی بیوی ۔
ڈاکو کی لڑکی ۔ فضیحتا کی بیوی
سہیلیاں وغیرہ وغیرہ

حسنا۔ پیارے صولت۔

صولت۔ چپ بے غیرت ہمارے مزے میں خلل ڈالتی ہے۔ چپکی نہیں رہتی

حسنا۔ تو کیا اب مجھ سے نکاح نہ کرو گے۔

صولت۔ مال آیا ہاتھ تو زردار بیوی چاہیے ہم ہوئے سردار تو سردار بیوی چاہیے

حسنا۔ ہائے مجھے ظالم نے سخت دھوکا دیا۔

صولت۔ ارے خوب یاد آیا۔ ہاں حسنا یہ تو بتا۔ کہ یہ کاغذ تو کس طرح لائی۔

حسنا۔ قسمت راہ پر آئی۔ اب ہی چوکوں تو بیجا ہی۔ ہاں سنئے میں جو وہاں پہونچی۔ تو اندھیرے کا انتظار کرتی رہی۔ اور

جب سو گئے سب رات ہوئی حضرت والا آہستہ سے صندوق کا کھولا میں تالا

کاغذ کو بہت شوق سے اسطرح نکالا کاغذ لیکر اور موڑ کے اسطرح سے پھر جیب میں ڈالا

[حسنا ہبہ نامہ جیب میں ڈالتی ہے]

صولت۔ آہا ہا خوب چال ڈالا۔ حسنا شاباش تری فطرت نے کاغذ نکالا۔

حسنا۔ تسلیم جناب والا۔

صولت۔ اچھا لاؤ۔

حسنا۔ بس ہوا کھاؤ چلتے پھرتے نظر آؤ۔

صولت۔ ہیں یہ کیا۔

حسنا۔ تمہاری حرکتوں کا نتیجہ۔

صولت۔ یا الہی حسنا یہ کیسی پھخائی۔

حسنا۔ مکر نیوالے اپنا قول کیا میں ہوں کہ حضرت ہیں۔

بدلنے والی آنکھین پہ جفا مین ہون کہ حضرت مین
ذرا پہچانئیے تو بیوفا مین ہون کہ حضرت مین

صولت۔ نہین نہین پیاری حسنا مین اپنے قول پر قائم ہون۔
حسنا۔ اب مین ان فقرون مین نہین آتی ہون۔ خدا حافظ جاتی ہون۔
صولت۔ آخر تو اب اسے کہان بیچا ئیگی۔
حسنا۔ جسکا مال اوسکے پاس۔
صولت۔ یعنی۔
حسنا۔ زہین کے پاس۔
صولت۔ ہاے حسنا ایسی باتین نہ کر۔ خدا کے خوف سے ڈر۔
حسنا۔ ہنسنگے آپ ہی اب میرے پھنسانیوالے پہلے خود توڑین اور ونکو ڈرانیوالے
صولت۔ مین اپنے قصور سے توبہ کرتا ہون۔
حسنا۔ مین بھی دعا مانگون گی کہ اللہ تمہین راہ راست پر لائے۔ خدا حافظ

(چلی جاتی ہے)

صولت۔ حسنا۔ او حسنا۔ حسنا۔ ہائے۔
زندان یاس و غم مین عجب قید ہو گئے صیاد ہو کے آئے تھے خود صید ہو گئے

(فضیحتا آتا ہے)

فضیحتا۔ کیون صولت خان کیا سوچ رہے ہو۔
صولت۔ اپنی موت کا انجام۔ زندگی کا نتیجہ۔ قسمت بنکر بگڑ گئی۔ میری امید کی بستی اُجڑ گئی۔

فضیحتا۔ یعنی۔

صولت۔ حسن افروز ہبہ نامہ چُرا کر لائی تہی۔ میری قسمت کا آخری فیصلہ کرنے آئی تہی۔ مینے اُس سے شادی کا اقرار کیا تہا۔ اور پہر مُکر گیا۔

فضیحتا۔ پہر کیا ہوا۔

صولت وہ ہبہ نامہ واپس لیگئی اور مجہے ناکامی کا داغ دیگئی۔

فضیحتا۔ کہاں لیگئی۔

صولت۔ زیب النسا کے پاس۔

فضیحتا۔ صولت یہ تو بڑا غضب ہوا۔

صولت۔ ہاں فضیحتہ اب کوئی تدبیر بتا۔

بات بنجائے ہبہ نامہ اگر ہاتہ آئے باغِ امید سے اک تازہ ثمر ہاتہہ آئے

فضیحتا۔ تو مین رائے دون۔

صولت۔ ہان۔

فضیحتا۔ حسن افروز کا خون۔

صولت۔ خون۔ ہا۔ یہ تو مجہسے کبہی نہوگا۔ نہین فضیحتا نہین اور کچہہ بتا۔

فضیحتا۔ قتل الموذی قبل الایذا۔ اگر وہ زندہ بچ جائیگی تو بڑے فتور مچائیگی۔ آپ خون سے ناحق گہبراتے ہین۔ مرد ہوکر نامرد بنے جاتے ہین۔

صولت۔ آخر یہ کام کون کریگا۔

فضیحتا۔ مین اپنے ہاتہہ سے اسکام کو انجام دونگا۔

صولت۔ ہان۔ واہ رے میرے جوانمرد۔ خدا تجہکو ہزار سال تک زندہ رکہے

فضیحتا۔ تو سنو۔

[کچھ کان مین کہتا ہے اور چلا جاتا ہے]

باب پہلا ۔ پردہ نمبر ۲

[زیب النسا معہ سہیلیون کے آتی ہے]

زیب النسا۔ رشک رقابت بھی بُری بلا ہے۔ ہر وقت موت کا سامنا ہے اے بیوفا تیری عادتون نے میرے دل مین ناسور ڈالدیا ہے تیری بیوفائی نے تیر و نشتر کا کام کیا ہے۔

گانا

سہیلیان سیّان آوینگے ری خوش خوش رہیّان گلے بیچ ڈالے بیّان
جاوت نت گوری پت واری ہم سب تجھ پر جیّان۔ سیّان

زیب النسا۔ اے سہیلیو مین تمہین کیا بتاؤن۔ جو دل کی حالت ہے کسے دکھاؤن۔

کیا بتاؤن چارہ گر حسرت کہین جو دل مین ہے جسطرح غنچہ مین بو ہے آرزو یون دل مین ہے

گانا

سہیلیان۔ گوریا ری من نہ جراؤ سکھ پاؤ گھبراؤ کلپاؤ نہ جیا،
سیّان کی پیاری گیان ہاری۔ مانو بچنوا۔ گوریاری

سہیلی ۔ آخر یہ رنج کیا ہے جو مرجھائی جاتی ہو۔

زیب النسا۔ مین کیا بتاؤن کیون مرا سر کھائے جاتی ہو۔

سہیلی ۱ - حالِ دل تم ہم جلیسون سے چھپاتی ہو عبث -

زیب النسا - کیا کہون کچھ بھی نہین تم کہا ئے جاتی ہو عبث -

سہیلی ۲ - تو پھر ملال کیون ہے طبیعت نڈھال کیون ہے -

سہیلی ۳ - جو کچھ ہو حال دل نہ چھپاؤ ہم کہو تم جسکو چاہتے ہو اوسکی قسم کہو

زیب النسا - ہین ہین خدا کے لئے مجھے قسم نہ کھلاؤ -

سہیلی - تو پھر جلد بتاؤ -

زیب النسا - سنو پیاری سہیلیو - پیارے شوکت کا دل جسکی تیغ نگاہ کی مین بسمل ہون - ایک اور طرف لگا ہوا ہے - وہ میرے سوا کسی اور کو بھی چاہتے ہین - رسم الفت غیرون سے بھی نباہتے ہین یہی سبب ہے کہ مین دن رات روتی ہون - اپنی برگشتہ قسمت پر پشیمان ہوتی ہون -

گانا

زبین - جن نینن مین پی بسے اُتسے جائے نیر

مین دکھیارو رو رہون کون بندھاوے دہیر

نا ہین سکی جیارا کلپاوے شام ہے کلپا یارے

سہیلیان ہائے تورے بیان پرت ہین پیاری -

روز توری منتی کرت ہین پیاری

زبین - سوتن سے ہنسنا ہنسانا ہمین یہن جلانا نینٹ ترسانا جیرواا

[ایگزٹ]

باب پہلا - پردہ نمبر ۸

[حُسنا کا بلباس شبخوابی اپنے باغ مین ٹہلنا]

حسنا- مین ہبہ نامہ جہان سے لائی تہی وہین رکھہ آئی - مگر آج نیند کیون نہین آتی ہے - خود بخود روح گہبراتی ہے - خدا جانے آج کی رات کیسی رات ہے -

[صولت اور فضیحتا لبادہ اوڑہے ہوئے آتے ہین]

دل خود بخود سینہ مین بیتاب ہوا جاتا ہے -

صولت - اب کوئی دم مین موت کا فرشتہ تیرا گلا دباتا ہے -

حسنا - یا اللہ یہ گہبراہٹ کیسی - در و دیوار سے حسرت ٹپکتی ہے آج بار بار میری آنکھہ پہڑکتی ہے - یا اللہ

[جانا چاہتی ہے]

صولت اور فضیحتا بس اُو روسیاہ -

حسنا- ہین تم کون ہو - مجہے تمسے ڈر معلوم ہوتا ہے -

فضیحتا- تمہاری جان کے لینے والے -

صولت- آغوشِ قبر مین سلا دینے والے

[دونون کا ظاہر ہونا]

حسنا- ارے صولت - ہین فضیحتہ - آخر تم نے ہمین کیون گہیرا ہے سبب

صولت- وہی مسروقہ ہبہ نامہ -

حسنا۔ یا اللہ وہ تو میرے پاس نہین ہے۔

فضیحتا۔ تو تیری زندگی کی آس نہین ہے۔

حسنا۔ آخر تمہارا کیا ارادہ ہے۔ مجھے قید کروگے۔

صولت۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔

حسنا۔ یعنی۔

صولت۔ قید ہستی سے رہا کرینگے۔ سپرد قضا کرینگے۔

حسنا۔ ہائے کیا مار ڈالوگے۔ صولت رحم پیارے صولت رحم۔

صولت۔ ان پتھرون کی مورتون مین رحم آنا ممکن مگر میرے سنگین دل مین اسکا گذارا محال۔ دریا کی پُرخروش لہرونکا ساکت ہوجانا قرین قیاس مگر میرے چشمہ غیض کا رُکنا محض خیال۔

حسنا۔ صولت مین ہاتھ جوڑتی ہون۔ رحم کہا۔

صولت۔ مین کچھ خیال نہین کرتا ہون۔

حسنا۔ مین پاؤن پڑتی ہون۔

صولت۔ اور مین اسطرح سے ٹھوکر مار کر دور ہٹا دیتا ہون۔

حسنا۔ اے پتھر کی مورتو تم گواہ رہنا کہ مین ایک بیکسی کے عالم مین جہان سے جاتی ہون۔ ان جلادون کے ظلم و ستم سے جان گنواتی ہون۔ ارے اب مجھے جانے دو۔

[حسنا بھاگنا چاہتی ہے فضیحتا دریا مین گرا دیتا ہے]

ڈراپ

باب دوسرا - پردہ نمبر ا

[حسنا بلباس مردانہ آتی ہے]

گانا

تورے نام کو مین جیتی ہت مین اے کردگار تو ذیوقار
کوئی مرا غمخوار نہین ہے تو مولا مین داسی تیری
اے رے کردگار تو ذیوقار -

نشہ

ہے صولت نے مجھے زندہ در گور کر دیا تھا - کہین کا نہ رکھا تھا مگر خدا اُس کاروان سالار کا بہلا کرے جسنے مجھے ندی سے نکالا میرے سر سے اِس کوہ مصیبت کو ٹالا - صولت تجہپر خدا کی رحمت تو نے میرے ساتھہ جو کچہہ کیا اچھا کیا - مین تجھسے عوض لینا نہین چاہتی - اب کیا کرون کہان جاؤن - کیا صولت خان سے پاس نہین نہین تو کیا شوکت خان کے پاس ہرگز نہین -

حسنا موافق آج زمانہ نہیں مرا   جزگور اور کوئی ٹھکانا نہین مرا

بہتر ہے کہ اسی مردانہ لباس مین کسی قریب قصبے مین جاؤن اور کہین ملازم ہو کر وقت بسر کرون تاکہ فاقہ کشی کے جانگداز صدمے نہ اوٹھاؤن -

[چلی جاتی ہے]

باب دوسرا - پردہ نمبر ۲

(سردار پرویز کا معہ اپنے فرزند چنگیز اور ڈاکوؤن کے آنا)

پرویز۔ اے بہادرو آج دشمن کو زندہ نہ چھوڑو۔ اُسکی رگ رگ خنجر فولاد سے توڑدو

ڈاکو ۱ سردار اگر ہماری تلوار آبدار کا پانی روانی پر آئے تو کشتی دنیا طوفان خون مین غرق ہو جائے۔

ڈاکو ۲۔ سرکار اگر یہ شمشیر تیز دشمن کو دیکھ لے تو اُسکا جان بچانا مشکل ہو جائے جسکے سر پر چمکے اُسے چور نگ بنائے۔

چنگیز۔ ہان اے بہادرو مجھے عزت تمہین سے ہے بازو ہو تم میری مجھے قوت تمہین سے ہے

پرویز۔ شاباش اے بہادرو شاباش۔

دنیا مین دلیری کے بڑے نام ہین بیٹا تم شیر ہو شیرون کے یہی کام ہین بیٹا

گانا

سب۔ ہر دم ہمدم ہو کر اکدم شکر بجا ئین اِس آن۔

گھر بار لوٹین ہم دلون سے جاوین سب غم مٹیان۔

لڑنا بھڑنا ہے بہادرو کرنا ہے خوب نام

مرے کٹے چلیئے چلیئے ہم حاضر ہین ذیشان۔

پرویز۔ ہان میرا دل گو بہت مسرور ہے مگر ایک ایسا غم لاحق ہے جس سے پچور چور ہے۔

سب وہ کیا ہے۔

پرویز۔ زرکی تلاش ہے نہ پسر کی تلاش ہے آنکھوں کو میری نورِ نظر کی تلاش ہے
پہلو مین دل ہے لختِ جگر کی تلاش ہے

اے بہادر دخترِ کے غم مین میرا دل بیتاب ہے صرف ایک یہی عذاب ہے جو باعثِ صد پیچ و تاب ہے۔

ڈاکو۔ مینے حسب الحکم اُس سراے انوری کے ہزارون چکر لگائے مگر گوہرِ مقصود ہاتھ نہ آئے۔

ڈاکو۔ حضور مین بھی صد ہا مرتبہ یہان آیا۔ مگر اُس درِ نایاب کا پتہ نہ پایا۔

(ایک ڈاکو آتا ہے)

ڈاکو۔ حضور ایک جاسوس گرفتار ہے۔ جو حاضرِ سرکار ہے۔

پرویز۔ لاؤ لاؤ جلد لاؤ۔

(ڈاکو حُسنا کو حاضر کرتا ہے)

پرویز۔ کیون اے اجل رسیدہ تیرا نام۔

حسنا۔ موردِ آلام۔ بیتاب۔ ناکام۔

پرویز۔ وطن

حسنا۔ اجڑا ہوا بن۔

پرویز۔ یہان کیونکر آیا۔

حسنا۔ تقدیر نے چکر کھایا۔ تو یہان بھی آیا۔

پرویز۔ تو کس بات کا محتاج ہے۔

حسنا۔ گھر کا محتاج در کا محتاج۔ دوشِ پدر کا محتاج آغوشِ مادر کا محتاج

دیباچہ

دنیا کے اسٹیج پر نشیب و فراز عالم کا تماشا دیکھنے والے تو سب ہین لیکن انکی ایسی مثال ہے جسطرح کوئی رات بہر مختلف راگ و رنگ کے لطف اُٹھاے اور صبح کو سو جاے ایسی ہی ہمارے غافل بہائیون کیحالت ہے کہ وہ دوسرونکے واقعات سے تو کیا اپنی حالت کے انقلاب سے بہی کوئی مفید سبق حاصل نہین کرتے ورنہ اگر غور سے دیکھا جاے تو ہر مضمون نتیجہ خیز ہے اور ہر واقعہ عبرت انگیز ہے۔ جن اشخاص کا اس ڈراما مین ذکر کیا ہے اونکی ابتدائی حالت کو دیکھئے اور پہر دولت اور حسن کے قدر دانون اور اونکے افعال پر نظر ڈالئے ایک جانب آپکو ظلم اور دغا بازی کی ڈراونی شکلین نظر آئینگی اور دوسری جانب بہلائی اور نیکی اپنا پیارا جلوہ دکہا کر آپ کی ہمت بندہائینگی بس یہی فیض صحبت ہے کہ انسان کچہہ حاصل کرے ورنہ بیکار ہے ؎

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچہہ اور چیز کتنا طوطے کو پڑہایا پر وہ حیوان ہی رہا

خادم

(سیماب اکبرآبادی)

غربت مین وطن کا محتاج - مرجاؤن تو دو گز کفن کا محتاج -

پرویز - ان بلاؤنمین کیسے پہنسا -

حسنا گروشس زمانہ -

پرویز - ہان - وادی مین چپ چپ کے ہمارا پتہ لگانا - جب ہم پہنس جائین تو ہنسنا ہنسانا - جب پہنس جانا تو بالے بتے بتانا - حیلے جتانا لے تیار ہو جا کہ تیری موت اب تجہپر ہنسے گی -

(سب کا تلوارین نکال لینا ایک سردار کا سب کو روکنا)

ٹہیرو ٹہیرو ذرا چراغ لاؤ - اسکے ہتیلی پر جو داغ ہے وہ کوئی روشن چراغ ہے -

(غور سے دیکھتا ہے)

حسنا - (خود) یا اللہ میرا دل اسکی طرف کیون کہچا جاتا ہے - کہین یہ میرا باپ نہو -

پرویز - (خود) پروردگار یہ میرا خون خود بخود کیون جوش کہاتا ہے - ہتیلی پر جو دیکہا داغ تجپہ زار زار ہو کر میرے داغ جگر داغِ دل یعقوب سے چمکے اے لڑکے یہ داغ تو نے کہان سے پایا -

حسنا - کس کسکو مین بتاؤن کہ ہین بیشمار داغ ہے ایک داغ ہاتہ پہ دلمین ہزار داغ شاید یہ داغ خاندانی ہے - پیدایشی نشانی ہے -

پرویز - بیٹا چنگیز ذرا اپنی ہتیلی پر تو نظر کرو -

چنگیز - ہان بابا جان - مینے دیکہا -

پرویز۔ کیا دیکھا۔

چنگیز۔ ایک سیاہ داغ۔

پرویز۔ یہ داغ نہیں اور تتلی میں کیکی یہ داغ نہیں مہرہے عالی نسبی کی
بابا آدم سے اسدم تک سوائے ہمارے خاندان کے کسی نے
یہ داغ نہیں پایا ہے۔ جا اے لڑکے میرے سامنے سے چلا جا۔

حسنا۔ اچھا اگر آپ کو میری صورت سے نفرت ہے۔ تو بندہ رخصت ہے۔

پرویز۔ ٹھہر ٹھہر۔ تو نے میرے زخم جگر تازہ کر دئے۔ ہائے وہی
چال وہی ڈہال وہی رفتار وہی انداز گفتار۔ جو چنگیز کی والدہ مین
تھی سب اسمین موجود ہے۔ اے لڑکے خدا سے دعا کر کہ وہ
تیری صورت بدلدے۔

حسنا۔ لو سینے دعا کی اور اسنے میری حالت بدلدی۔

وہ کیسے۔

اے میرے پیارے باپ ایسے۔

(حسنا مردانہ لباس اُتار دیتی ہے اور اپنے باپ سے
لپٹ جاتی ہے)

(چنگیز سے لپٹ جاتی ہے)

حسنا۔ بھائی چنگیز۔

پرویز۔ بیٹی جلد بتا کہ تجھپر کیا گذری۔

حسنا۔ ابا جان پہلے آپ بتائیے کہ آپنے ڈاکوؤن کا طریقہ کب سے اختیار کیا

پرویز۔ بیٹا قسمت نے چکر کہایا۔ بادشاہ وقت دشمن ہو گیا۔ شہر چہوڑنا پڑا۔ راستہ مین کوہ غم سر پر ٹوٹا۔ تجہسے ساتہہ چہوٹا۔ سرائے انوری مین تجہے ایک سپاہی کے سپرد کیا۔ اور چہاتی پر پتہر کی سل رکہ کے راستہ لیا۔ پہر تجہپر کیا گذری۔

حسنا۔ عظمت خان ایک رئیس مجہے وہان سے اوٹہا کر اپنے گہر لیگئے مجہے اپنی بیٹی کیطرح پالا۔ میرے کسی کہنے کو نہ ٹالا۔ جب مین جوان ہوئی تو اونکے بیٹے صولت خان نے مجہسے عداوت کی مجہے ایک ندی مین ڈالا۔ پہر ایک کاروان سالار نے مجہے وہان سے نکالا۔ اور اب آپکے سامنے کہڑی ہون۔

پرویز۔ آہ بیٹی تونے اتنی سی عمر مین بڑے بڑے دکہہ اوٹہائے ہائے اوس نمکحرام صولت پر خدا کا قہر جسنے تیرے ساتہہ ایسا برتاؤ کیا۔

چنگیز۔ وہ موذی میرے جنگل سے بچکر کہان جائیگا۔ اپنے کئے کی سزا پائے گا۔

ڈاکو۔ بچکر کہین ہم شیرون سے وہ جا نہین سکتا مر کر بہی تو کمبخت امان پا نہین سکتا

حسنا۔ خبردار دیکہا جائیگا۔ وہ بہی سزا پائیگا۔ اسوقت دل بہت مسرور ہے شکر خدا بجا لانا ضرور ہے۔

گانا

سب۔ اے خدا تو بڑا ہے تو کردگار۔ تیرا نام ہے مدام تیرا آسرا ذی وقار ہے تو پروردگار۔

تیرے دوارے سرکو نوائین -

ہے غم جو کم ہم تما ہوا ہے اب کرم - رحیم تیرے کرم سے اب ستم ہوا عدم

بھم - مگن مگن ہین سب کے من سے ہے محن عدم -

تیرے دوارے سرکو نوائین -

پرویز - لے بہادر واب تم اپنے اپنے کام سے لگو - قاتل کی جستجو کرو -
اُسے ڈھونڈ ھو اور تہِ تیغ بیدریغ کرو - وہ کہین بچکر نہ جائے امان نہ پائے
تمہارا خنجر خونریز اُسکا گلا دبائے -

چنگیز - ہان اُسکے جہاز عمر کو موت کے گھاٹ اوتارو -
رستم بھی حمایت کو اگر آئے نہ مانو تلوار کی بھی گر وہ قسم کھائے نہ مانو

پرویز - چلو بیٹی خیمہ مین چلکر آرام کرو - عیش اوڑاؤ - جشن مناؤ کسی بات کا غم
نہ کھاؤ - آؤ -

(ڈاکو اِدھر پرویز چنگیز اور حُسنا ادھر چلے جاتے ہین)

باب دوسرا - پردہ نمبر ۳

(دوزخ مین عذاب ہورہا ہے - صولت سو رہا ہے خواب دیکھ رہا ہے)

صولت - (یکایک چونک کر) اے فرشتو مجھے دوزخ مین نہ ڈالو - خدا کیلئے بچاؤ
ارے میری جان گئی - (پھر آنکھین بند کرلیتا ہے) آخر مین کس جرم
کا سزاوار ہون - جو عذاب دوزخ مین گرفتار ہون - ہان ہان
مینے اپنی پیاری معشوقہ کو مظلومہ کو اپنے ہاتھ مارا ہے تلوار کے

گہاٹ اُتارا ہے۔

[فضیحتا اور قمرو مرزا آتے ہین]

ارے پہر آئے۔جاؤ جاؤ۔اے فرشتو خدا کیلیئے جاؤ۔

فضیحتا۔ یا اللہ یہ تو واقعی خبطی ہو گیا ہے۔

قمرو مرزا۔ صولت صولت۔

صولت۔ کون کون۔دوزخ کے فرشتے۔تم میرے پیچہے کیون پڑے ہو۔

فضیحتا۔ توبہ توبہ۔ یہ تو دوزخ مین ہو آیا ہے۔یا اللہ بچانا۔

قمرو مرزا۔ صولت۔کیا ہوا جان تیری کس لئے گہبراتی ہے۔

فضیحتا۔ (وسکی کی بوتل دکہاکر) سامنے وسکی کی بوتل جو نظر آتی ہے۔

قمرو مرزا۔ کیا تمنے کوئی خواب دیکہا ہے۔

صولت۔ اپنے اعمال کا دنیا مین نتیجہ دیکہا جیتے جی مینے جہنم کا تماشا دیکہا

قمرو مرزا۔ توپہر اسقدر کیون گہبراتے ہو۔ناحق چلّاتے ہو۔

صولت۔ اُس آتش دوزخ مین گرفتا مین ہی تہا جلتا رہا جو اُس آگ مین بدکار مین ہی تہا

اون ساری سزا ونکا سزاوار مین ہی تہا

قمرو مرزا۔ لیجئے شراب پیجئے۔یہ باتین جانے دیجئے۔خواب کی باتون کا

خیال کرتے ہو فضول ڈرتے ہو۔

ملے گی تمہین اسکی تعذیر اولٹی کہ ہوتی ہے خوابون کی تعبیر اولٹی

فضیحتا۔ ہان حضور خواب کی تعبیر ہمیشہ اولٹی ہوتی ہے۔قمرو مرزا کی دلیل سچی ہے

مینے کل ایک خواب دیکہا۔جسکا اثر الٹا پایا۔

کل شب کو ہمین خواب مین اُلّو نظر آیا جب آنکھہ کھُلی سامنے قمرو نظر آیا
لیجئے یہ شراب پیجئے اور غم غلط کیجئے

صولت۔ نہین نہین شراب نہ پلاؤ۔ میرے حواس بجا نہین۔

فضیحتا۔ اچھا تو بس ایک ہی جام پلانا۔ زیادہ نہ ٹرہانا۔

قمرو مرزا۔ (گلاس بھر کر) ہان ہان۔

فضیحتا۔ (خود) ارے صولت وہ فرشتے آئے۔ ہائے۔

صولت۔ (ہنسکر) خدا کے لئے اب نہ ڈرا۔ یہ ذکر زبان پر بھی نہ لا۔

گانا

صولت۔ جگر کی آگ بجھے جس جلد وہ شے لا لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا

قمرو۔ پیو پیو خوشی سے یہ جام جام جام۔

صولت۔ ذرا برف اسمین ڈالو۔

قمرو۔ ڈالا ہے دو ڈرام۔

صولت۔ مے آشامی ہے نیکنامی مسرت اس سے ملے دوامی۔

حیاتِ جاودانی ہے شراب ارغوانی ہے
بڑا ہی تیز پانی ہے بساطِ کامرانی ہے

فضیحتا۔ کسی نے خوب کہا ہے کہ [جاتے ہین]

دوسرا باب۔ پردہ نمبر ۴

چنگیز۔ او صولت مردک میری تلوار تیری خون کی پیاسی ہے۔ مین جبتک

تجہسے انتقام نہ لونگا - اپنی تلوار کو نیام نہ کرونگا -

حسنا - بہائی ذرا صبر تو کرو - میری بات تو سُنو -

چنگیز - حسنا جب اوسکا خیال آجاتا ہے تو خونِ شجاعت ہمت کی رگون مین جوش کہاتا ہے کیا وہ موذی میری تلوار سے امان پائے گا - جانبر ہو جائے گا -

حسنا - نہین نہین بہائی یہ کیا بات سمائی -

چنگیز - یہ وہ تلوار ہے جو پہلے تو سر کو کاٹے اور سر کاٹ کے دشمن کی کمر کر کاڈے
اور کمر کاٹ کے پہلو مین جگر کو کاٹے اور جگر کاٹ کے آنکو نین نظر کو کاڈے
پہر نظر کاٹ کے جو رنگ بنائے اوسکو
ملک الموت بہی ڈہونڈہے تو نہ پائے اُسکو

حسنا - ہان کیون نہو ہے ایسی ہی سردار کی تلوار دیکہی نہین اس گہاٹ کی اس دہار کی تلوار
پہر اوسپہ میرے بہائی سے جرار کی تلوار

مگر بہائی بُرونکے ساتہہ نیکی کرنا نیکون کا کام ہے - اسیکا نیک انجام ہے -

چنگیز - نہین نہین ع
نکوئی بابدان کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مردان

حسنا - نہین بہائی اسکے قتل سے باز آو - گو تمکو اوس سے نفرت ہے مگر مجہے محبت ہے -

چنگیز - عداوت کا چشمہ جب اُبلتا ہے - تو اپنے طوفان خیز سیلاب مین

دشمنونکا سامان ہستی بہا دیتا ہے۔

حسنا۔ اور محبت کا دریا جب جوش پر آتا ہے تو اپنے دوستون کو حفظ و امان کے ساتھہ اس کنارے سے اوس کنارے لگا دیتا ہے۔

چنگیز۔ تم اوسکی سفارش نہ کرو۔

حسنا۔ تو کیا تم میرے بہائی نہین ہو۔

چنگیز۔ ہان بہن میرا دل قابو مین نہین ہے۔

حسنا۔ مگر تم تو میرے قابو مین ہو۔

چنگیز۔ اچھا تو کیا چاہتی ہے۔

حسنا۔ مین چاہتی ہون کہ فضیحتے کے پیچھے جاسوس مقرر کردئے جاین تاکہ وہ پہر ایسے کام نہ کرے۔ اور صولت کے پیچھے بہی ایک جاسوس کردیا جائے کہ وہ شوکت اور زیب النسا کو نہ ستائے اور راہ راست پر آجائے۔

چنگیز۔ گو میرے غیض کی چنگاریان تیرے پانی چہڑکنے سے بجہی جاتی ہین مگر انتقام کی آگ سینہ مین اسیطرح بہڑک رہی ہے خیر مین اوسکے قتل سے باز آتا ہون اور تیرے کہنے کے مطابق ایک ایک جاسوس اونکے پیچھے مقرر کرتا ہون۔

[جاتا ہے]

حسنا۔ صولت گو تو مجہسے بدگمان ہے۔ مگر تجہپر میری جان قربان ہے۔

گانا

پُر جفامین تری جان نثار ہون - تجھے کب بیوفا اعتبار آیا
تیری جفائین کیسے اُٹھائین - من مین نہین ہے قرار ای پیا
تیری صورت کی رنگت پہ صولت نثار -
سیرت کریگی خوار - حالت کو ایکبار -
فرقت مین مین بیقرار ہون -

(جاتی ہے)

دوسرا باب - پردہ نمبر ۵

(فضیحتا آجاتا ہے)

فضیحتا - آہا ہا - یہ نامہ بڑی مشکلون سے میرے ہاتھ آیا - بس اب صولت مریدمین - اور میرے پو بارہ -

پہلے تو تھا کوڑی نکا مال میری جیب مین - آگیا اب بنک کا بنگال میری جیب مین
واہ پہلے تھا نہ اک رومال میری جیب مین - اب نظر آتے ہین صد ہا شال میری جیب مین

[چنگیز آتا]

چنگیز - ٹھیرو ٹھیرو شکار اسیطرف بھاگ کر گیا ہے - کدہر جاتا ہے -
فضیحتا - کیا ہے کیا ہے آپ کون ہین -
چنگیز - کچھ نہین ایک ہرن کے پیچھے دوڑا ہوا چلا آرہا ہون -
فضیحتا - اچھا تو بس اب آپ جائیے - اپنا خیمہ اوٹھائیے - یہان دہونی رمائیے

چنگیز- مگر دل تو شکار کو چاہتا ہے-

فضیحتا- ارے تو یہان شکار ہو بہی-

چنگیز- تو کیا ہے-

فضیحتا- ہین ہین- کیا میرا شکار-

چنگیز- ہان ہان تیرا شکار-

فضیحتا- آخر مین نے کیا قصور کیا ہے-

چنگیز- ادسر تاپا قصور- چوری اور سرزوری- بتاؤن تو نے کیا قصور کیا ہی-

فضیحتا- جان تو تمہاری دہمکی ہی سے اڑی جاتی ہے بتاؤ گے تو خدا جانی کیا ہوگا-

چنگیز- کیا تو نے ایک بیکس عورت کو موت کے گہاٹ نہین لگایا- تو نے ہبہ نامہ نہین چرایا

فضیحتا- نہین نہین مینے کوئی چوری نہین کی کسیکو موت کے گہاٹ نہین لگایا-

چنگیز- جہوٹ بولتا ہے ادہر دیکہہ سچ سچ بتادے ورنہ یہ دو نالی بندوق تیرے پرزے اڑا دے گی تیرے خرمن ہستی کو آگ لگا دیگی اب بولتا نہین شیطان!

فضیحتا- ارے بولتا تو ہون عبدالرحمن-

چنگیز- جلد بتا-

فضیحتا- یا خدا اس موذی سے بچا نہین مین سچ کہتا ہون مینے کسیکو نہین مارا

چنگیز- او خندی آ باز نہین آئیگا- دیکہہ جب مین ایک دو- تین کہونگا-

بنامِ خدائے سخن آفرین

پہلا باب ۔ پردہ پہلا

حسن افروز کا شکر خدا کرتے نظر آنا

گانا

حسن افروز

داتا ہے کارساز سب کا ۔ وہ بے نیاز ہے پاکباز
صفت رہتے ہے نت ہمساز سبکا ہے داتا بندہ نواز
کرتارا ۔ تو نیارا ۔ ہے پیارا ۔ جگت تارا
حاکمِ حکمت و قدرت

نثر

اے پاک یزدان تیرا ہزار احسان ۔ کہ تو نے مجھکو ہر آفت اور مصیبت سے بچایا عظمت خان کا بھلا ہو جو مجھے سرائے انوری سے اوٹھا کر اپنے گھر لایا ۔ اور اپنی بیٹی کیطرح مجھے پالا ۔ اب مین جوان ہوئی تو اوسکے بیٹے صولت خان پر جان ہزار شوق سے اوسکی بلائین لینے لگی ۔ مگر ہائے جس زمین مین مین نے محبت کا بیج

تو یہ تمنچہ تجھپر چل جائیگا - اور تیری مشت خاک کو ٹھکانے لگائیگا -
لے سنبھل جا ایک دو -

فضیحتا - ہین ہین لینا ایک نہ لینا دو - ذرا ٹھیرو -

چنگیز - تو پہر بتاتا کیون نہین - لاوہ ہبہ نامہ جو تو چُرا کر لایا ہے مجھے دے
اور اپنی راہ لے -

فضیحتا - اچھا ٹھیر ذرا سوچ لون (سوچکر) میرے پاس تو نہین ہے -

چنگیز - پہر کیا ہوا -

فضیحتا - جیب مین سے کہین گر پڑا -

چنگیز - ہان - اچھا - ایک - دو -

فضیحتا - ہین ہین خواہ مخواہ ایک دو - میان جاؤ بس دل لگی ہو چکی - ہم تو
بے موت مرے جاتے ہین - اور آپ ایک دو کرے جاتے ہین -

چنگیز - ہان ہان تو دل لگی سمجھ رہا ہے - اور مجھے بہی دل لگی مین اڑا رہا
ہے - ایک دو تین -

(فیر ہو جاتا ہے اور فضیحتا فریب کر کے زمین پر گر پڑتا ہی)

ارے ینے جہوٹ فیر کیا یہ تو سچ مچ مر گیا - نہین شاید فریب کیا ہے
دم سادہ لیا ہے - اچھا اب مین یہان سے بہاگ جاؤن مبادا کسی
بلا مین گرفتار ہو جاؤن -

(چنگیز جاتا ہے فضیحتا آہستہ آہستہ اُٹھتا ہے)

فضیحتا - ایک - دو - تین - توبہ توبہ اس ایک دو تین نے تو ناک مین دم

کردیا - بے موت مار ڈالا - مگر میں بھی وہ داؤ کھیلا - کہ ایک دو تین کو
بھاگتے ہی بنی - بس اب کسیکا ڈر نہین ہے - کوئی خطرہ نہین ہے
اب مجھے کوئی نہین مار سکتا ہے -

چنگیز - (پیچھے سے آکر) ہان ہان مار سکتا ہے (فضیحتا کا پیٹتا ہے) کیون
بدکردار تجھے دم ساد ہنا بھی یاد ہے - تو تو بڑا استاد ہے -

فضیحتا - مگر تو اُستاد کا بھی اُستاد ہے -

چنگیز - خیر لاؤ یہ نامہ مجھے دے - اور خیریت سے اپنی راہ لے -

فضیحتا - اجی یہ نامہ تو پاس ہے - مجھے بھی اسکی فکر علی ہذا القیاس ہے

چنگیز - ہان تو اسکی تدبیر میرے پاس ہے -

فضیحتا - وہ کیا -

چنگیز - دیکھہ - ایک - دو - تین -

فضیحتا - (گرتے ہوئے) یارب العالمین -

چنگیز - او مبارز مینے خالی فیر کیا اور تو گر پڑا - اُٹھہ -

فضیحتا - (اُٹھتے ہوئے) ع

کیا کرون اب تو مرے اوسان آدھے رہگئے
آدھے پورے ہوگئے ارمان آدھے رہگئے

چنگیز - کون سے ہین وہ ترے ارمان آدھے رہگئے -

فضیحتا - مرگئے آدھے فضیحتے خان آدھے رہگئے -

چنگیز - لا دیکھہ اب بھی دیدے -

فضیحتا - تجھے ملے تو لے لے - مین کہہ چکا کہ میرے پاس نہین ہے -

چنگیز۔ تو بس اب تیرے جینے کی آس نہین ہے سنبھل۔ ایک۔ دو۔ تین

(فضیحتا گرتا ہے چنگیز اوسکی جیب مین سے ہبہ نامہ نکال کے چلا جاتا ہے)

فضیحتا۔ ایک دو تین۔ اس ایک دو تین کی مسگیزین نے توستیاناس کر دیا۔ ہبہ نامہ ہاتھہ سے گیا۔

کہنے لگا وہ جبکہ ہم ایک دو تین ہونے لگے ستم پہ ستم ایک دو دو تین

گر گر پڑا مین کیا مرے چھکے چھڑا دیے کیسے تھے وہ خدا کی قسم ایک دو دو تین

اول تمنچہ دوسرے آواز ہولناک پھر اوپہ سکے جور و ستم ایک دو دو تین

[صولت آتا ہے]

صولت۔ ارے فضیحتا۔

فضیحتا۔ جہنم مین۔

صولت۔ وہ ہبہ نامہ کہاں ہے۔

فضیحتا۔ جہنم مین۔

صولت۔ تیرے ہوش و حواس کہان مین۔

فضیحتا۔ جہنم مین۔

صولت۔ وہ کاغذ کہان رکھہ دیا ہے۔

فضیحتا۔ جہنم مین۔ ارے صولت بنے بنائے کھیل بگڑ گئے۔

صولت۔ ارے کیا ہوا۔

فضیحتا۔ وہ ہبہ نامہ تو ایک دو تین کی مشین والا لے گیا۔

صولت۔ مذاق کرتا ہے۔

فضیحتا- تمہین نداق کی سوجہتی ہے - جب وہ کرتا تھا ایک و دو تین تو میرے
پاؤن کے نیچے سے نکل جاتی تہی زمین -

صولت - ہائے تو ہم مر گئے -

فضیحتا- مین فاتحہ پڑہتا ہون -

صولت- فضیحتا اب کیا کرون -

فضیحتا- کفن دفن کی تجویز -

صولت- ہے اب مین کہان جاؤن -

فضیحتا- قبرستان -

صولت- میرا حامی اب کون ہے -

فضیحتا- ملک الموت -

صولت- ارے بول مردود -

فضیحتا- واہ ٹہیا نمرود - کہا کے امرود - مر گئے مردود - جنکی فاتحہ نہ درود -
ہان کیا آپنے مجہسے پوچہا -

صولت- ہان فضیحتا اب کوئی تدبیر بتا -

فضیحتا- زیب النسا سے شادی -

صولت- قسمت کی بربادی - مین اور زیب النسا سے شادی - ناممکن

فضیحتا- نہین ممکن -

صولت- ہان نہین ممکن -

فضیحتا- ارے نہین ممکن نہین ممکن -

صولت - مین بہی تو کہتا ہون نہین ممکن نہین ممکن -

فضیحتا - خدا جانے اسکی وحشت کا تہرمامیٹر کونسی ڈگری پر ہے - ارے
مین کہتا ہون کہ ممکن ہے -

صولت - وہ کیسے -

فضیحتا - دیکھو ایسے - کہ مین زرینؔ کو فریب دیکر دشت حسرجان مین لاتا ہون
تم وہان ملنا - اور جب مین اُسے لے آؤن تو شادی پر مجبور کرنا -

صولت - نضیحتا اُسکا راضی ہونا محال ہے -

فضیحتا - آپ کا کدہر خیال ہے - وہان جا کر ہمارے داؤن سے نکل جائے
امر محال ہے -

صولت - مگر ہان اوسکے ساتھہ شادی کرنے سے فائدہ -

فضیحتا - ہان فائدہ یہ ہے کہ نصف جائداد اسکے نام لکھی ہے - جب آپ
اوس سے نکاح کر لینگے وہ تو آپکے قبضہ مین آجائیگی - باقی رہی
نصف جائداد - وہ بہی کسیطرح سے چہین لی جائیگی -

صولت - ارے واہ رے مرے عقلمند - خدا رکہے تجہے خورسند -

فضیحتا - اچہا چلو جلدی چلو - دیر نہ کرو - [دونون جاتے ہین]

باب دوسرا - پردہ نمبر ۶

[انیٹر شوکت] **شوکت خان**

گانا - خدا جانے یہ دنیا جلوہ گاہ ناز ہے کسکی -

ہزارون اُٹھہ گئے رونق وہی باقی ہے مجلس کی -
تیری ہائے جوانی مین جان گئی تجھے زیست کا لطف اصلا نہ ملا -
تجھے کیسی بلاؤن نے گھیر لیا تیرے بچنے کا کوئی رستہ نہ ملا -

[زیب النسا کا آنا]

جسے موت نے آ کر پہانس لیا وہ ہی دام سے اسکے پہر بچ نہ سکا
وہان ساتھہ فقط ایمان گیا زر و تاج و محل سب چھوٹ گیا
وائے حسنا کی جوانی - موت تہی اس سن مین آنی -
ہو چکی تہی زندگانی - تہی تجھے ایذا اُٹھانی - ترہی

زیب النسا - کیون یہ کسکا ماتم ہو رہا ہے - کیسا غم ہو رہا ہے -
شوکت - ہائے پیاری زیب النسا حسنا مر گئی -
زیب النسا - ہان حسنا مر گئی - (مُنہ پہیر کر از روے طعن)
شوکت - ہائے کیا نیک عورت تہی -
زرین - (از روے طعن) ہان کیون نہین بڑی نیک تہی -
شوکت - ہنس مکھہ - حسین -
زرین - بس میرے سامنے ایسی باتین نہ کرو - مر گئی تو مر جانے دو اچھا ہوا
شوکت - ہائے مجھے تو ہر وقت اوسکا خیال ہے -
زرین - ہان لو بہلا تمہین خیال نہو گا تو کسکو ہو گا -
شوکت - کیا کچھہ بُرائی ہے -
زرین - اپنے دل سے پوچھہ -

شوکت - آخر

زینب - اپنے دل سے پوچھہ -

شوکت - تم اوسکے نام سے کیون جلتی ہو -

زینب - اپنے دل سے پوچھہ -

شوکت - بڑی بدگمان ہے - مین ایسی باتین سننا نہین چاہتا -

(چلا جاتا ہے)

زینب - او شوکت خدا تجھے سمجھے - تیرے دلمین ابھی تک اوسکا خیال ہے - ہائے او بیوفا یہ تیرا کیا حال ہے -

ہائے وہ چاہتے ہین غیر کو چاہئے یہی جو برا چاہے ہمارا اُسے چاہین کیونکر

گانا

کیسو کیسا ساجنا ہمرے سنگ سبھاؤ -
ہردے ہوک اُٹھت مورے کہا کرو نین بادُ
مورے پیا کو کیون برمانے - سوتنیا متواری
غم کی ہون ماری پُرغم برہا ستائے ہائے ستم
جان لیت اب درد و الم غم -
کون جتن کرتا ہین سوچون - کاسے اپنی بپتا بولون -
سوتن نردہن من سولین - مورے -

(چلی جاتی ہے)

دوسرا باب - پردہ نمبر ۲

(فضیحتا بلباس قلندر آتا ہے)

فضیحتا۔ دمادم مست قلندر۔ دمادم مست قلندر۔ دمادم مست قلندر۔

سہیلی۔ کیون مست قلندر تم بے اجازت اس باغ مین کیسے چلے آئے
کسیکا خوف بہی دل مین نہ لائے۔

سہیلی ۲۔ تمہین ایسا کام نہ کرنا تہا۔ اجازت لیکر گہر مین قدم دہرنا تہا۔

فضیحتا۔ چپ رہ ورنہ ابہی پہونکدونگا۔ بہسم کردونگا۔ دمادم مست قلندر

[زیب النسا آجاتی ہے]

زیبن۔ ٹھیر و ٹھیرو۔ تم نہ بکو۔ کیون شاہ صاحب ادہر کیسے ہوا آنا۔

فضیحتا۔ مسافرانہ۔

زیبن۔ توکیا اس باغ کو مسافرخانہ جانا۔

فضیحتا۔ ہان مسافرخانہ۔ اسیوجہ سے یہان ہوا آنا۔

زیبن۔ یہ مسافرخانہ ہے یا کسی عالی وقار کا کاشانہ۔ آپکو نہ چاہیے اسطرح آنا۔

فضیحتا۔ یہ باغ ہے یا بزم جم آخر فنا آخر فنا۔
رکہہ یاد اس کو دمبدم آخر فنا آخر فنا۔

زیبن۔ یہ کوئی خدارس فقیر ہے۔ اس سے اُلجہنا امر تقصیر ہے
اچہا شاہ صاحب یہ آپکا گہر ہے۔

فضیحتا۔ گہر تو وہ ہی ہے سب کا جسمین اک دن مرکر جانا ہے۔

محل بنا لے دنیا مین تو آخر گور ڈھکانا ہے

زرین۔ شاہ صاحب میرے حق مین کچھہ دعا کیجیے۔

فصیحتا۔ ہان تیرا شوہر کسی دوسری عورت کو پیار کرتا ہے۔ اپنا دل نثار کرتا ہے۔

زرین۔ ہان بیشک اے درویش کامل سچ ہے۔

سہیلی۔ شاہ صاحب ذرا توجہ سے غور فرمایئے کہ ہبہ نامہ ہماری گہرین کون لے گیا

فصیحتا۔ ان باتون سے کیا فائدہ۔ فرض کرو کہ معلوم بہی ہو گیا تو کیا ہوگا۔

زرین۔ ہان سچ ہے اب کیا ہوتا ہے۔

فصیحتا۔ نہین اور جو تو نہین مانتی ہے تو جاو چور ہم ہین۔ ہبہ نامہ ہمنے چرایا۔ حنا کو ہمنے جان سے گنوایا۔ ہان مانتی ہی نہین۔

زرین۔ نہین شاہ صاحب خدا نہ کرے آپ کیون ایسا کرنے لگے خفا نہو جے جاو ری جاؤ تم باتین نہ بناؤ۔

(سہیلیان چلی جاتی ہین)

شاہ صاحب میرے شوہر کی طبیعت بدلنے کی بہی کوئی تدبیر ہے۔

فصیحتا۔ ہان ہان بہت آسان۔

زرین۔ تو ہیر للہ جلد فرمایئے۔ دیر نہ لگایئے۔

فصیحتا۔ بچہ ایک رومال اور ایک شال اور کچھہ حسب حیثیت ملیدہ لا۔ تو مین تدبیر بتاؤن۔

زرین۔ اچھا میان ابہی لائی۔

(جاتی ہے)

فضیحتا۔ اب یہ پھنسی۔ میرا منتر چل گیا۔ اب بچکر کہان جاتی ہے۔

(زیب النسا ہاتھ مین سب سامان لئے ہوئے آتی ہے)

زبین۔ لیجئے یہ سب کچھ حاضر ہے۔

فضیحتا۔ بندہ تو اسکے لینے سے قاصر ہے تو خود چلکر مرشد کے مزار پر چڑہا آ۔

زبین۔ مین تو گھر سے باہر نہین جا سکتی۔

فضیحتا۔ تو مرشد کا مزار یہان نہین آسکتا۔

زبین۔ اچھا تو مجھے ابہی میرے گھر پہونچا دیجئے۔

فضیحتا۔ ہان ہان۔

زبین۔ اچھا تو چلئے۔

فضیحتا۔ آؤ میرے پیچھے پیچھے چلی آؤ۔ (زبین کا پیچھے پیچھے چلنا) بلاچٹ چھاچٹ۔ صفاچٹ۔

زبین۔ شاہ صاحب یہ کیا۔

فضیحتا۔ کچھہ نہین بیٹیا۔ تو چپکی چلی آ۔ یہ فقیرون کی رموز ہے۔ ابہی بتادون تو چھلیے والے پیچھا ابہی نہ چھوڑین۔ آ۔ چلی آ۔ بلاچٹ۔ چھاچٹ۔ صفاچٹ۔ یہ چٹ۔ وہ چٹ۔ صفاچٹ۔

(دونون چلے جاتے ہین)

بویا ہے وہ طوفان حوادث سے برباد ہونیوالی ہے یعنی عظمت خان نے صولت خان کو محروم الارث کر کے تمام جائداد کا مالک اپنے بھتیجے شوکت خان کو اور اُسکی منگیتر زہین کو کر دیا ہے۔ اسے مایوس کر کے اُسکا دامن گل امید سے بھر دیا ہے ؎

الٰہی الامان حسین کہ بیٹے پاؤں ڈالا ہے بڑا طوفان اُس دریا مین برپا ہونیوالا ہے

صولت پیارے صولت اللہ تجھے ہر بلا سے بچائے۔ تجھپر کوئی آنچ نہ آئے۔ (ایگزٹ)

اینٹر شوکت خان

گانا

شوکت خان

کیسا پانی ستارا۔ مطلب

مطلب کے سب لوگ جہان مین مطلب نا کوئی

اپنے بچار بہمہ کر گیانی مل مل کا یاد ہوئی۔۔ مطلب کا

جب لگ بیل چلایا رتھ مین ہل جھن پچکارا

رتھ ہوئی خالی تھان پہ باندھ ہار دوت بیچارا۔۔ مطلب

نثر

میرے چچا عظمت خان نے مجھے اپنی تمام جائداد لکھی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے ہائے بھائی صولت خان اگر تیرا چال چلن بھی اچھا ہوتا تو تیرا حال کیوں بُرا ہوتا۔ مگر مینے سوچ رکھا ہے کہ جب مین مالدار

باب دوسرا ۔ پردہ نمبر ۸

چنگیز ۔ الحمدللہ ۔ فضیحتا کے پاس سے ہیبہ نامہ میرے ہاتھ آیا ۔ مینے اوسکے پیچھے جاسوس لگا دیے ہین اب اوسکی فطرتین نہین چل سکتین ۔

(ایک جاسوس آتا ہے)

جاسوس ۔ حضور دشت مرجان مین فضیحتا کسی عورتکو فریب کے گرفتار کرلایا ہی اور ایک شخص اوسپر جبر کررہا ہے اطلاعاً عرض کرنے آیا ہون ۔

چنگیز ۔ او جفاکیش تو نے خدا کی خدائی مین بڑے ظلم برپا کر رکھے ہین مگر تو میرے چنگل سے بچکر نہین جاسکتا ۔ مین ابھی آتا ہون اور تیرے دام فریب سے اوسکو چھڑاتا ہون ۔ تو بلا کیطرح اوسی کے پیچھے پڑا ہے مین عقاب کیطرح تجھپر جھپٹ کر آتا ہون ۔

باب دوسرا ۔ پردہ نمبر ۹

ترمین ۔ ہاے اس جنگل مین مجھے چھوڑکر وہ فقیر کہان چلا گیا اب مین کدہر جاؤن گھر کا پتہ کہان پاؤن ۔ نہ کوئی مونس ہے نہ غمخوار ہے ۔ دشت غربت مین تنہائی گلے کا ہار ہے ۔ اے مرے اللہ کسی غیبی فرشتے کو میری مدد کیلیے بہیج ۔ کہ وہ اس دام بلا سے مجھے نکالے ۔

(صولت آتا ہے)

صولت ۔ کیون گھبراتی ہے مین آگیا ۔

زیبن - کون صولت -

صولت - ہان وہی بدقسمت -

زیبن - کیا کہتے ہو -

صولت - حسرت نہین اب کوئی ایکہان مردین ہے آپ سے شادی کا ارمان مرے دلمین

زیبن - کیسا نکاح کیسی شادی -

صولت - باعث آزادی - اچھا نکاح اچھی شادی -

زیبن - نہین نہین کبھی نہین -

صولت - خدا کیلئے انکار نہ کرو -

زیبن - مین شوہر والی ہو کر دوسرے نکاح پر مجبور نہین ہون -

صولت - پیاری میری امیدونکا خاتمہ ہوا جاتا ہے -

زیبن - کچھ بھی کیون نہ ہو - مجھسے ایسی امید نہ رکھو -

صولت - خدا کیواسطے -

زیبن - سوچیے تو آپسے اور مجھسے ہے کیا واسطہ آپنا حق کو بھی دیتے ہین خدا کا واسطہ

صولت - کرم کرو تو عنایت ہو آپکی ہمپر نگاہ لطف کا امیدوار ہم بھی ہین

زیبن - یہ جاکے اور کسیکو بتایئے گا تو جو آپ چالیے ہو ہوشیار ہم بھی ہین

صولت - انکار سے فائدہ -

زیبن - اصرار سے نتیجہ -

صولت - جان تو ہماری نہین -

زیبن - عصمت سے جان پیاری نہین -

صولت موت سے نہیں ڈرتی ہے۔

زبین۔ موت میری زندگی کا اہتمام کرتی ہے۔

صولت۔ تجھپر رحم آتا ہے۔

زبین۔ فضول۔

صولت مگر دل امید دلاتا ہے۔

زبین بیکار۔

صولت۔ ممکن ہے۔

زبین۔ دشوار۔

صولت۔ اچھا اسے بدکردار۔ اگر سب تجھے ہے انکار تو یہ آبدار تلوار کی دہار تجھکو مسمار کردے گی۔

زبین۔ اچھی بات ہے۔ قید درد والم سے رستگار کردیگی۔

صولت۔ نہیں مانتی تو گردن جھکا۔

زبین۔ اے میرے پیارے شوکت آ۔ اپنا دیدار دکھا اور اپنی پیاری معشوقہ کو اس ظالم کے پھندے سے چھڑا۔

صولت سے سنبھل او بدکار۔

(تلوار اوٹھاتا ہے) ایکایک چنگیز آجاتا ہے۔

چنگیز۔ خبردار خبردار۔

صولت۔ تو کون۔

چنگیز۔ مظلومہ کے لئے مسیحا اور تیرے لئے ملک الموت۔

صولت۔ مین کہتا ہون کہ تو مقابلے کے پلیٹ فارم سے ہٹ جا۔

چنگیز۔ اور مین جتاۓ دیتا ہون کہ اپنی روح کی ریل کو طوفان غضب سے بچا

صولت۔ اپنے گارڈ کو حمایت پر بلا میرے غصہ کے انجمن مین اسٹیم بہت تیز ہو چلا ہے۔

چنگیز۔ موت کے اسٹیشن پر تیری گاڑی ٹکرانے کو ہے۔ سنبھل جا۔

صولت۔ کیا تو نے خدا گنج کا ٹکٹ ہی لے لیا ہے۔

چنگیز۔ مین نے لائین کلیر دیا اور تیرا کوچ ہوا۔

(چنگیز سیٹی بجاتا ہے اور صولت کو بہت سے سپاہی گرفتار کر لیتے ہین)

دوسرا باب ۔ پردہ نمبر ۱۰

فضیحتا۔ صولت کا انتظار کرتے کرتے یہ وقت آیا۔ مگر اوسکا پتہ بھی نہین خدا جانے اوسپر کیا گذری۔ مین یقین کرتا ہون کہ صولت کی زمین راضی ہو گئی ہو گی۔ دونون کی آپس مین شادی ہو گئی ہو گی۔

(ایک بچاری کا لڑکا آتا ہے)

لڑکا۔ اجی میان رنگیلے تم کون ہو۔ کہان سے آۓ ہو۔

فضیحتا۔ بیٹا ہم مست قلندر ہین۔

لڑکا۔ آپ تو اچھے خاصے بندر ہین۔

فضیحتا۔ ابے چپ یہ کیا کہتا ہے۔

لڑکا۔ بندر کی سی بھبکیان نہ دکھاؤ یہان سے جاؤ۔

فضیحتا۔ اس جھونپڑے کا مالک کون ہے۔

لڑکا۔ ابے ہم کیا ہین تیرے باپ۔

(لڑکا چلاجاتا ہے ڈاکو آتے ہین)

فضیحتا۔ یا اللہ یہ کون غول کے غول چلے آتے ہین۔ یہ تو کوئی ڈاکو نظر آتے ہین اب ذرا مین چھپ جاؤن۔ اور انکی حرکتین ملاحظہ فرماؤن۔

ایک پجاری کل دیبی ماتا کی بھینٹ کا دن ہے۔ کیا اوسکی تدبیر ممکن ہے۔

دوسرا۔ ہان ایک ہٹے کٹے آدمی کی ضرورت ہے۔

تیسرا۔ پر اسکی کیا صورت ہے۔

پہلا۔ تلاش کیا جائے۔

دوسرا۔ مگر وہ کہان سے آئے۔ جو دیبی ماتا کے لائق سمجھا جائے۔

تیسرا۔ ارے دیکھو یہ اس جھاڑی مین کون چھپا ہے۔

پہلا۔ یہ تو کوئی ہٹا کٹا جوان ہے۔

دوسرا۔ واہ ماتا تیری کیا شان ہے تو نے اپنی بھینٹ کا سامان خود ہی کرلیا۔ اور اسے بھیجدیا۔

تیسرا جلو اسے پکڑ کر لیچلو۔

پہلا۔ (فضیحتا کے پاس آکر) ادھر آؤ اے ماتا کی بھینٹ ادھر آؤ۔

فضیحتا۔ یا اللہ یہ کون ہیت مجھے کہان لے جائین گے کیا میرا پلاؤ پکائین گے۔

دوسرا- (پکڑ کر) آؤ ہمارے ساتہ چلو- سوچ بچار جانے دو-
فضیحتا- چلو بہائی چلو-

(جاتے ہین)

دوسرا باب پردہ نمبر ۱۱

گانا

شوکت- قصد ہے فرقت مین کوے یار کا — حوصلہ دیکہو دل بیمار کا
اے دل پرغم خدا حافظ ترا — سخت صدمہ ہے فراق یار کا
ضعف مین گلشن ہے صحرا کا جواب — پہول پر مجہکو گمان ہے خار کا
یاس و حسرت نے کیا ہے دل مین گہر — اب خدا حافظ ہے جان زار کا
اور سب ارمان پورے ہو گئے — اب ہے ہاے سیماب غم دیدار کا

خدا جانے زیب النسا کہان گئی- کچہہ سمجہہ مین نہین آتا کہ جو گہر سے باہر عمر بہر قدم نہ نکالے دامن عصمت کو ہر طرح سے بچالے وہ یکایک گہر سے غائب ہو جائے- یا کریم-

ایک شخص تسلیم لیجئے یہ ایک خط آیا ہے-
شوکت- کون دے گیا ہے-
وہی شخص- مین اوسکو جانتا نہین- خدا جانے کون تہا-

(چلا جاتا ہے)

شوکت۔ کیسا خط کس کا خط۔ خیر دیکھوں پڑھوں تو سہی (پڑھتا ہے)

"تمکو لازم ہے کہ بدیدن خط ہٰذا فوراً دشت مرجان مین آؤ۔ مین دام الم مین گرفتار ہون مجھے چھڑاؤ۔ اگر دیر لگاؤ گے تو پچھتاؤ گے عقلمند کو اشارہ کافی ہے۔ تھوڑے لکھے کو بہت جاننا۔

راقم تمہارا جان نثار

یا اللہ یہ کون مبتلائے مصیبت ہے جسکو میری مدد کی ضرورت ہے دشت مرجان۔ ڈاکوؤن کا مکان۔ مبادا مین وہان جاؤن۔ اور کسی بلا مین گرفتار ہو جاؤن۔ مگر دل ہی نہین مانتا۔ خیر جو کچھ ہو۔ یہ راز سربستہ ضرور میرے مفید ہے۔ اس تحریر پر عمل نہ کرنا دور از عقل ہے بعید ہے۔ کسی بلا مین گرفتار ہو جانا خلاف امید ہے۔ اب چلنا چاہیئے۔ دیر نہ کرنا چاہیئے۔

[جاتا ہے]

دوسرا باب۔ سین نمبر ۱۲

[جو الامکھی دیبی کی پوجا کا مقام ہے ایک لڑکی آتی ہے]

گانا

ڈاکوؤن کی لڑکی

کٹیلی ہون مین۔ واہ چھبیلی ہون ساری مین سجیلی ہونمین۔ واہ
اُمنگین موری اُبھار یہ آئین۔ مین بہت جگ کو من بھائین۔

کیسی موہے بانکی چتون - آنکھین موری رجھی دلکو کرو نخچیر ہو تین
ہو ٹین چنچل زمانہ دیوانہ ارے وارے او انمین موری ستانہ -

ڈاکو - اُس بھگوان کا ہمپہ کیسا کرم ہے کہ نہ رنج ہے اور نہ غم ہے - راہگیر ونکو لوٹنا اور پیٹ بھرنا - نہ کسیکے محتاج نہ کسی بات کی احتیاج - دیکھو وہ آ گئے -

(سب پجاری ساز بجاتے ہوئے مع فضیحتا کے آتے ہین -
فضیحتا چپ کے کھڑا ہو جاتا ہے)

گانا

لے کالکا او کالی دیبی اپنی بھینٹ لینا -
ہم لائے ہین سب آئے ہین یہ لے کے تمہارا دان -
انسان کو قربان کر اسکو قبول کر لے آج ہان -
سبھی داسی ہین دیبی ہم تیرے داسی)
اب سر کو کاٹ لو سر اسکا بیکمان کرو جلد قتل اس آن -

ایک پجاری - دیبی ہم تیرے لئے یہ انسان لائے ہین - اور اسکی بھینٹ سب تجھے دینے آئے ہین - تو اسے قبول کر - اور اپنا دان حصول کر "

دوسرا - ہم تجھسے بہزار عجز ملتجی ہین کہ تو ہماری مرادون کو پورا کر - اور اس نذر کو قبول فرما کے ہمارا دامن گل امید سے بہر -

(دیبی پر پھول وغیرہ چڑھاتے ہین اور فضیحتا کو نہلاتے ہین)

فضیحتا - ایسی دہوم دہام ہے تو ہماری شادی ہی نہین ہوئی تھی -
پوجہاری - ذرا کوئی جائے اور جگدیش چندر بہارتی کو بُلا لائے - وہ آئے
اور اپنے ہاتھہ سے اس انسان کو بھینٹ چڑہائے -

(ایک پجاری جاتا ہے اور کوئی سادہو آتا ہے)

سادہو - چیلو یہ آج کیسی دہوم دہام ہے - کیسا انتظام ہے -
فضیحتا - مہاراج ہماری بھینٹ کا اہتمام ہے -
پجاری - گروجی آج دیبی ماتا کو بھینٹ دی جائے گی - اور اس انسان کی قربانی
کی جائیگی -
سادہو - ارے چیلو - پرمیشر کے غضب سے ڈرو - بھگوان نے کہین انسانی
قربانی کا حکم نہین دیا ہے - یہ تمنے کیسا بُرا دستور باندہ رکھا ہے -
ہان چوپایون کی قربانی کا البتہ فرمان ہے - تمہارا کدہر دہیان ہے
اسمین سراسر نقصان ہے -
پجاری - مہاراج جو ہمارے بزرگونکا دستور ہے اُسکی پیروی کرنا ضرور ہے
خلاف عمل مین سراسر قصور ہے -
سادہو - دیکھو آجکل دیبی ماتا خون چکانے مین ہے اور جوالا مکھی آتش فشانی
مین ہے خدا سے فضل و کرم کے امیدوار ہو - ایسا گناہ ہرگز نہ کرو -
فضیحتا - اے خدا ترس سادہو تو میرے لئے خدائی امداد ہے - تجھسے میری فریاد
ہے میری بیچارگی کو دہیان مین لا - اور مصیبت سے چھڑا -
سادہو - اچھا تو نہ گھبرا - دیکھہ کوئی دم مین جوالا مکھی پھٹ جائیگی اور تیری جان

بچ جائیگی - کلیان، کلیان کلیان کلیان

(چلا جاتا ہے بھینٹ دینے والا آتا ہے)

بھینٹ دینے والا ہان کالی مائی کی تعریف گاؤ - اوسکی فتح کا باجا بجاؤ -

گانا

سب - مائی آج تورے دوارے آئے ہین تورے چرنا -

تمہرے درشن ملے فتح منائین دیبی تیری آج بناوے کاج -

چرنن مین آئے تورے ماتا -

ساجے چوکھٹ پہ مکٹ کا گھنا جان -

دیبی ماتا - دیبی ماتا - سبھی آئے ہین تورے دوارے اس آن

فصیحتا - ارے آگ لگا دون مین اسکے دان -

مجھے ان سے بچالے تو اے یزدان - مائی آج

بھینٹ دینے والا - ہان بھینٹ دینے کا شگن تو لے لون - پھر اسے بھینٹ چڑہاؤن

اے ماتا ہم تیرے دروارے بڑی منت سے عرض لائے ہین اور

یہ انسان بھینٹ دینے لائے ہین - تو اپنی حکمت سے ہمین شگون

دے اور اپنی بھینٹ لے -

[تیر لوٹتا ہے]

اہا شگون تو بہت اچھا ہے - اچھا اے دیبی بھینٹ تیرا کیا

نام ہے -

ہو جاؤنگا تو صولت خان کا ضرور اُسمین حصہ لگاؤنگا ؎
بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الیٰ من اسا
(ایکزٹ)

اینٹر حسن افروز و عظمت خان

عظمت خان نہین تو مجھسے سفارش نہ کر مین اُسکا دشمن ہون۔
حُسنا۔ میرے اچھے مربی خدا کیلئے اُسکی زندگی کو برباد نہ کرو۔
عظمت خان۔ وہ ایک زخم ہے جو دلمین بڑہتا چلا جاتا ہے۔
حُسنا۔ تو کیا اگر کسی اُنگلی مین زخم آئے تو اُسے کاٹ کر پھینکدیا جائے۔ اس صورت مین تو اور بھی تکلیف ہوگی۔
عظمت خان۔ ہان اُسکا کاٹ ہی ڈالنا ضرور ہے ورنہ خوف ناسور ہے۔
حُسنا۔ میرے پیارے مربّی رحم رحم۔
عظمت خان حُسنا گو مجھے تجھسے ایک قسم کی محبت ہے۔ مگر اُس بدکردار سے نفرت ہے۔
حُسنا۔ مین اُنہین سمجھاؤنگی۔ اور راست پر لاؤنگی۔
عظمت خان۔ پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است
۔بس اب مین زیادہ سُننا نہین چاہتا (چلا جاتا ہے)
حُسنا۔ ہائے صولت کاش تمہاری صورت کیطرح تمہاری سیرت بھی خوب ہوتی تو ہر بات خوش اسلوب ہوتی۔

فضیحتا۔ خبط الحواس۔

پجاری۔ باپ کا نام۔

فضیحتا۔ الٹو لو اسواس۔

پجاری۔ دادا کا نام۔

فضیحتا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

پجاری۔ کوئی اولاد ہے۔

فضیحتا۔ اونچاس۔

پجاری۔ یعنی۔

فضیحتا۔ ایک کم پچاس۔

بھینٹ دینے والا۔ اچھا ادہر آؤ۔ دیبی کے آگے اپنا سر جھکاؤ۔ اور دلمین کھو کہ ای ماتا میری بھینٹ قبول فرما۔ اور مجھے دوزخ کی آنچ سے بچا۔

(فضیحتا دیبی کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے یکایک جوالا مکھی پھٹتی ہے سب لوگ بھاگ جاتے ہین اور پیچھے پیچھے فضیحتا بھی بھاگ جاتا ہے)

ڈراپ

تیسرا باب ۔ پردہ نمبر ۱

[منا ہر دانے لباس مین زیب النسا کے ساتھ آتی ہے]

گانا

زیب النسا- پتیم تمہری پیت مین مینے سگری لاج گنوائی -
جاکے من سے نا لگے وہ پیر نہ جانے پرائی -
ہمارا نخل اُمید آہ اب تو پھل نہین سکتا
چراغ زیست بھی ایسی ہوا مین جل نہین سکتا
اوری پونیا لیجا سندیسا - پیا بنا مین ہون بولائی - پتیم
داغ دل سے شرم آتی ہے چراغ طور کو چین فرقت مین نہین آتا دل رنجور کو

اے میری بیکسی پر رحم کہانیوالا مجھے اِس قید الم سے چھڑانیوالا کوئی
نہین ہے مین مبتلائے غم کہان جاؤن -
حسنا- اے عصمت مآب خاتون صبر کرو - اسقدر بیتاب نہو -
زینب- صبر تو کرون مگر کس امید پر -
کوئی امید بر نہین آتی + کوئی صورت نظر نہین آتی -
حسنا- مینے شوکت خان کو ایک خط بھیجا ہے - اوسمین سب حال
لکھدیا ہے تقدیر ہین ہے کہ وہ جلد آئین گے اور تمہین اپنے
ہاتھ لیجائینگے -
زینب- اے وہ یہان کیسے آئینگے - ضرور کسی بلا مین گرفتار ہو جائینگے -
حسنا- نہین نہین تم اطمینان رکھو کسیطرح کی فکر نہ کرو - اب تمہارا بال
بھی بیکا نہین ہو سکتا -

زبین ۔ اے میرے مربی مین تمہاری عنایتون کی دل وجان سے شکور ہون ۔ کیا کرون مجبور ہون ۔ ورنہ اسکے بدلے مین اپنی جان بھی حاضر کرتی ۔

حسنا خیر اب نہ گھبراؤ ۔ آؤ آرام فرماؤ ۔

[دونون جاتے ہین]

باب تیسرا ۔ پردہ نمبر ۲

چنگیز ۔ صولت تیری گندہ حرکتون نے دنیا کو ناپاک کر رکھا ہے ۔ تیرا زندہ رہنا بہت بُرا ہے ۔ تو نے ایک نیک منش عصمت مآب خاتون کے ساتھہ ایسا بُرا برتاؤ کیا ۔ افسوس ذرا دیر مین اوسکی محبت کو دل سے بُھلا دیا ۔ مینے تجھے قید ہی نہین کیا ہے بلکہ آج سے تیرے تمام مسرت کے راستون کو مسدود کر دیا ہے اب تو سر پھوڑ پھوڑ کر دہین مر جائے گا ۔ کوئی تیرا ناپاک جنازہ تک نہ اُٹھائیگا مگر ابھی فضیحتہ باقی ہے ۔ اوسکے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے ۔

ایک جاسوس ۔ حضور فضیحتہ زیر حراست ہے ۔ اب اوسکے لئے تدبیر کی کیا ضرورت ہے ۔

چنگیز ۔ اچھا مین ابھی آتا ہون ۔ اور آیندہ کیلئے اوس سے توبہ کراتا ہون اگر وہ اپنی بیجا حرکتون سے باز نہ آئے گا ۔ تو سخت سزا پائیگا ۔ تم چلو مین بھی آتا ہون ۔

(جاسوس ادہر اُدہر چنگیز اودہر جاتا ہے)

باب تیسرا - پردہ نمبر ۳

(قید خانہ مین صولت گرفتار ہے)

صولت - آہ میرے اعمال بدنے یہ نتیجہ دکھایا کہ مجھکو اس دام بلا مین پھنسایا
اب مین ہون اور یہ زندان تیرہ و تار - تمام راستے بند ہین - مین
کہین سے نکلکر نہین جا سکتا اور اپنی جان نہین بچا سکتا -

(حسنا کی روح لباس مین ظاہر ہوتی ہے)

حسنا - صولت بیوفا صولت کیا حالت ہے -

صولت - یا اللہ یہ کسکی صدا ہے پر حسرت کچھ نہین میرے خیالات وجود کی
شکل مین آکر میرے کان بجاتے ہین - مجھے اس تاریک جگہہ
مین اکیلا پاکر ڈراتے ہین -

حسنا - اُو اپنے بُرے خیالات مین مست صولت - اتنی غفلت -
ادہر دیکھہ -

صولت - یا اللہ یہ تو حسنا کی سی آواز ہے - عجیب سربستہ راز ہے - اے
میرے خدا مجھے بچا - اے خیالی تصویر مجھے نہ ڈرا -

حسنا - ہان اب میری آواز سے بہی ڈر معلوم ہوتا ہے - اوپر دیکھہ - ادہر دیکھہ

صولت - (روح کو دیکھکر) کون حُسنا - آہ پیاری حسنا - کیون تو کیون
آئی ہے -

حسنا۔ رخ جنت مین ترستی تھی مسرت کیلئے
آئی ہون مین تری صورت کی زیارت کیلئے

صولت۔ بعد مردن بھی خیال رخ قاتل ہے وہی
جس سے ہم آنکھین چراتے تھے مقابل ہے وہی

حسنا۔ کسکے کام آئی تری تیغ ادا میرے بعد میرے قاتل ترا کیا حال ہوا میرے بعد

صولت حسنا۔ بخدا تو مرتے کے ساتھ ہی کسی قصر خلد مین جارہی
وے تیرے بعد سب مجھے کہین نہین منہ دکھانیکی جا رہی

حسنا۔ تم میری قبر پر کبھی فاتحہ پڑھنے بھی جاتے ہو۔ کبھی دو پھول بھی چڑھاتے ہو۔

صولت۔ یہ نہ پوچھ ہاے حسنا کہ مصیبتین ہین کیسی۔
رہا بعد مرگ تیرا نہ کوئی نشان باقی
مین لپٹ کے رو تو لیتا جو کہین مزار ہوتا

حسنا۔ کیون کیا میری قبر معلوم نہین۔

صولت۔ قبر کہان ہے۔ اے یکتاے زمانہ تو تو مر کر بھی بے نشان ہی۔

حسنا۔ آخر مجھے کہین دفنایا تھا۔

صولت۔ نہین۔ کہین نہین۔

حسنا۔ تو کیا میرے لاشے کو پھینکدیا تھا۔

صولت۔ آہ اس سے بھی زیادہ ظلم کیا تھا۔

حسنا۔ یعنی۔

صولت۔ یعنی آب رواں کا کفن دیکر دریا مین بہا دیا تھا۔

حسنا۔ بیوفا۔ صولت۔ ستمگر صولت۔ سبھی تجھے ایک باوفا کے ساتھ ایسا ہی کرنا تھا۔ کمبخت چلو بھر پانی مین ڈوب مرنا تھا۔

صولت۔ اے مقدس روح تیری باتون سے میری طبیعت گھبراتی ہے جان جاتی ہے۔ خدا کیلئے مجھے اگلی باتون کی یاد نہ دلا یہ کلمے زبان پر نہ لا۔

حسنا۔ تو اب کیا چاہتے ہو۔

صولت۔ موت۔

حسنا۔ نہین نہین سچ کہو۔

صولت۔ واقعی موت۔

حسنا۔ موت یا رہائی۔

صولت۔ ہان رہائی مگر قید ہستی سے

حسنا۔ نہین اس قید خانے سے۔

صولت۔ ہرگز نہین ناممکن۔ میرا رہا ہونا محال ہے

حسنا۔ یہ غلط خیال ہے۔

صولت۔ نہین میرے اعمال بد کا مآل ہے۔ اس سے رہا ہونا بعید از خیال ہے

حسنا۔ بہت آسان۔

صولت۔ وہ کیسے۔

حسنا۔ دیکھو ایسے۔ (بندوق کا فیر ہوتا ہے قید خانہ کا دروازہ کھلجاتا ہے) جاؤ

اب دروازے سے نکلجاؤ۔ اور دلمین کسیطرح کا خیال نہ لاؤ۔
اب صبح نمودار ہوتی ہے۔ مین بہی تمسے رخصت ہوتی ہون۔ خداحافظ

(حسنا غائب ہوجاتی ہے صولت قید خانہ سے نکلجاتا ہے)

تیسرا باب۔ پردہ نمبر ۴

فضیحتا۔ خداجانے مجھے اس قید خانہ مین کیون بند کردیا ہے۔ اب کیا میرا اچار ڈالینگے یا مجھے مار ڈالینگے۔ نکلجانے کی بہتیری تدبیر کرتا ہون مگر کوئی نہین چلتی۔ کیا کرون۔ کیا نہ کرون۔ عجیب شش وپنج مین ہون۔

(چنگیز آتا ہے)

چنگیز۔ کیون فضیحتہ تو اب بہی اپنی سزا کو پہونچا یا نہین۔ اب بہی توبہ کرے گا یا نہین۔

فضیحتا۔ جناب اول تو مینے کوئی قصور نہین کیا۔ دویم توبہ کرنیکی ضرورت کیا۔

چنگیز۔ کیا تونے کوئی قصور نہین کیا۔

فضیحتا۔ ہان حضور نہین کیا۔

چنگیز۔ جہوٹ۔

فضیحتا۔ اسکا ثبوت۔

چنگیز۔ یعنی۔

فضیحتا۔ یعنی دعوی بلا دلیل غلط۔

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

چنگیز۔ اچھا او بدکار اپنے دعوے کا ثبوت مین دون یا جو خاص مدعی ہی
اُسے بُلا لون ۔

فضیحتا۔ یہ کیا۔ یہ میرے ساتھہ دل لگی کیا ہے ۔

چنگیز۔ ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ہے ۔

[چنگیز تالی بجاتا ہے حسنا بلباس روح آجاتی ہے]

لے پہچان یہ کون ہے اے پُرگناہ ۔

فضیحتا۔ یا اللہ یہ تو حسنا ہے ارے میری توبہ ہے ۔ یہ تو بہوت ہے بہوت

حسنا۔ کیون فضیحتا مجھے کیون بُلایا ہے ۔

فضیحتا۔ جی نہین مینے نہین بُلایا ہے ۔ انہون نے یاد فرمایا ہے ۔

چنگیز۔ جہوٹ بولتا ہے بے بصر ۔

فضیحتا فی النار والسقر ۔

حسنا۔ ارے سنتا نہین ہے ۔

فضیحتا۔ نہین تو حسنا نہین ہے ۔ بہوت ہے ۔

حسنا۔ اچھا مین تیرے پاس آؤن ۔

فضیحتا۔ نہین خدا کیلئے دور ہی رہو ۔

حسنا۔ اچھا تو تو میرے پاس آ ۔

فضیحتا۔ وہ تو ایک ہی حال ہوا ۔ خربوزہ چھری پر گرا تو خربوزہ کی خرابی
اور چھری خربوزہ پر گر تو خربوزہ کی خرابی ۔

حسنا۔ اچھا تو مین خود آتی ہون (حسنا بڑہکر فضیحتہ کا ہاتھہ پکڑ لیتی ہی)

فضیحتا۔ (چلاکر) ارے میرے خدا۔ مین مرا۔ ارے میری توبہ۔ خدا کے لئے میرے پاس سے جا۔

چنگیز۔ اور چلاّ۔ اب کیون مچاتا ہے توبہ تلاّ۔

حسنا۔ ارے تو اپنے کوتکون سے باز نہ آئیگا۔

چنگیز۔ ارے بولتا نہین بے ایمان۔

فضیحتا۔ بولتا تو ہون میان عبدالرحمٰن۔

حسنا۔ اپنے گناہون سے توبہ کر۔

فضیحتا۔ اچھا۔

حسنا۔ یون کہہ کہ اے خدا مین اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہون۔

فضیحتا۔ اے خدا مین اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہون۔

حسنا۔ اب کبھی کوئی گناہ نکرونگا۔

فضیحتا۔ زبردستی ہی۔

حسنا۔ کیون بیہودہ ہی۔

فضیحتا۔ اچھا اچھا۔ کیا کہون۔

حسنا۔ یون کہہ کہ اب کوئی گناہ نہ کرونگا۔

فضیحتا۔ یون کہہ کہ اب مین کوئی گناہ نہ کرونگا

چنگیز۔ کیا مین کہون۔ اچھا کیا کہون۔

حسنا۔ ٹھیر تو مانے گا نہین۔ مین پاس آکر سمجھاؤن۔

فضیحتا۔ اچھا نہین نہین مین کہتا ہون۔ اب کوئی گناہ نہین کرونگا۔

باب پہلا۔ پردہ (۲)

صولت ۔ کون حُسن افروز۔

حسنا۔ ہان وہی دلسوز۔

صولت ۔ کیون سُست کیون ہے۔ تیرا حال کچھہ زبون ہے۔

حسنا۔ مجھے تمہاری حالت دیکھکر افسوس آتا ہے۔ جو دلکو بیتاب بناتا ہے

صولت ۔ مین تو تمہارے مربی کا دشمن ہون۔ مجھسے دوستی کیسی میرے حال پر افسوس کیسا۔

حسنا۔ ہاے پیارے صولت گو میرے آقا کو تمسے سخت نفرت ہے، مگر مجھے تمسے ازحد محبت ہے،۔

صولت ۔ ہان اگر محبت ہے تو پھر اندوہ کیون دامنگیر ہے۔ اسکی تو سہل تدبیر ہے

حسنا۔ وہ کیا اے یکتاے زمانہ۔

صولت۔ ہبہ نامہ چُرا کر لانا۔

حسنا۔ ہاے چوری۔ یہ تو مجھسے کبھی نہ ہوگا ؎

بخشش جُرم کا سامان مرے ساتھہ رہے جان جائے مگر ایمان مرے ساتھہ رہے

ایسی تہمت تو مرے جان مرے ساتھہ رہے

صولت ۔ مجھکو تو چاہتی تھی تو جان سے زیادہ۔

حسنا۔ لیکن کوئی نہین ہے ایمان سے زیادہ۔

صولت ۔ وہ تیری عشق و محبت کی کہانی کیا ہوئی ہاے حسن افروز تیری لن ترانی کیا ہوئی

حسنا۔ دیکھہ اب تو نے توبہ کرلی ہے خبردار جو کوئی گناہ کیا۔

چنگیز۔ ورنہ جان سے جائیگا ۔مارا جائیگا۔

فضیحتا۔ کون۔

حسنا۔ تو۔

فضیحتا۔ اللہ ہو۔

چنگیز۔ خبردار۔

[چنگیز اور حسنا جاتے ہین]

فضیحتا۔ واقعی بے ایمانی بُری چیز ہے۔ ایمان سب کو عزیز ہے۔ مینے توبہ کرلی ہے ۔خدا اسکو سلامت رکھے۔ اور میری نیت کو ڈانواڈول نہ کرے ؎

اوسکو حسرت نہو جو دشمن ایمان ہوکر ۔ کوئی دن دیکھہ لو اسی داغ مسلمان ہوکر

[جاتا ہے]

تیسرا باب ۔ پردہ نمبر ۵

[شوکت آتا ہے]

شوکت ۔ دشتِ مرجان یہی مقام ہے ۔ اسیکا نام ہے ۔ مگر یہان تو کوئی بھی نہین ۔ یہ کیا بات ہے ۔ عجیب واردات ہے ۔ مجھے یہان کس نے بُلایا ہے ۔ نہ اپنا ہے نہ پرایا ہے۔

[زیب النسا آتی ہے]

زمین - کون -

شوکت - آہ پیاری زیب النسا تمہارا عاشق ناشاد -

زمین - مبارک باد - کیسے آئے ہو -

شوکت - بلائے ہوئے -

زمین - کس نے بلایا ہے -

شوکت - جسنے بلایا ہے

زمین - مالک مکان سے بہی اجازت لے لی ہے -

شوکت - مالک مکان میرے سامنے کہڑی ہے -

زمین - وہ کون -

شوکت - مجہے درپہ وہ اشاروں سے بلانیوالی نکلے انجان مرے سامنے آنیوالی
بہکی باتوں سے مرے دلکو ستانیوالی

زمین - یعنی -

شوکت - یعنی تم -

زمین - کیا خوب - نہ مین مالک مکان ہون نہ اس مکان کی مکین ہون -
بلکہ اوسکی ایک کنیز کمترین ہون -

شوکت - تو کیا تم زیب النسا نہین ہو -

زمین - اپنے دل سے پوچھو -

شوکت - دل تو کہتا ہے کہ جانِ دلِ بسمل ہو تمہین -
جسنے چتون سے کیا قتل وہ قاتل ہو تمہین

زیبن۔ ہان اے پیارے شوکت۔ مین تمسے جدا ہوکر سخت آفتون مین مبتلا رہی۔ گرفتار صد رنج و بلا رہی۔ مگر تم کسی قسم کا برا خیال دل مین نہ لانا۔

شوکت۔ وہ کیا اے یکتاے زمانہ۔

زیبن۔ یعنی میری عصمت مین خدا کے فضل سے کوئی فتور نہین آیا ہے جان کے ساتھہ اسے بچایا ہے

شوکت۔ آفرین۔ اے مہجبین۔ آخر یہ معاملہ ہی کیا تھا۔

زیبن۔ جو کچھہ تقدیر مین لکھا تھا۔

شوکت۔ خلاصہ بیان کرو۔

زیبن۔ مجھے اسوقت زیادہ نہ حیران کرو۔ یہان سے نکل چلنے کا کسی طرح سامان کرو۔

شوکت۔ تو کیا اب ہمین کوئی ٹوک سکتا ہے۔

زیبن۔ بگڑا ہوا مقدر راستہ روک سکتا ہے۔

شوکت۔ نہین اب تم اطمینان رکھو ان خیالات کو جانے دو۔

زیبن۔ تو اب چلنے کی تیاری کرو۔

شوکت۔ آؤ چلو۔

[دونون جاتے ہین]

تیسرا باب - پردہ نمبر ۶

(چنگیز اور ایک جاسوس آتا ہے)

چنگیز - دیکھو فضیحتہ سے خبردار رہنا - ہر وقت ہشیار رہنا - وہ کوئی نیا فتنہ نہ جگائے کسیکو آفت مین نہ پھنسائے -

جاسوس - نہین حضور ممکن ہے کہ وہ کوئی داؤن چلنے پائے - اگر ایسا کرے تو فوراً حاضر دربار بلایا جائے -

چنگیز - ہان وہ آجکل بہت چکر ا رہا ہے - تقدیر کو تدبیر سے لڑا رہا ہے -

جاسوس اے حضور دیکھیئے وہ سامنے سے آرہا ہے -

چنگیز - آرہا ہے - ہان - اچھا - اب ہم چھپ جائین اور اس کے خیالات کو آزمائین -

[دونون چھپ جاتے ہین] فضیحتا آتا ہے -

فضیحتا - اب مینے قصد کرلیا ہے - کہ کبھی کوئی گناہ نہ کرونگا - اپنی باقی عمر یاد خدا مین گذار دونگا بے ایمانی کرتے کرتے بے ایمان ہوگیا لوگونکو بہکاتے بہکاتے شیطان ہوگیا - توبہ توبہ - استغفراللہ - استغفراللہ -

(دو اندھے فقیر آتے ہین)

ارے یہ کون ہین - ذرا چھپکر انکا تماشہ دیکھنا چاہیے - توبہ توبہ - استغفراللہ -

فقیر۔ میاں سکندر شاہ۔

سکندر شاہ۔ ہاں میاں قلندر شاہ۔

قلندر شاہ۔ بھئی تمنے خیرات مین کیا پایا۔

سکندر شاہ۔ ارے یار کچھ نہ پوچھ۔ مہینہ بھر مین صرف ایکہزار۔

فضیحتا۔ یا غفار۔ ایکہزار۔

سکندر شاہ۔ اور بھئی تمنے کیا کمایا۔

قلندر شاہ۔ کیا خاک کمایا۔ صرف تیرہ سو روپیہ۔

فضیحتا۔ یا اللہ تیرہ سو روپیہ کما لئے اور اسکے دہیان مین بھی نہ آئے۔

سکندر شاہ۔ یہ شہر بڑا ہی کنجوس ہے۔

قلندر شاہ۔ واقعی مکھی چوس ہے۔

فضیحتا۔ ہان سچ ہے آج کل دن کی خیرات سے رات کی خیرات زیادہ بڑھگئی ہے۔

سکندر شاہ۔ اب چلو انہین اُسی درخت کے نیچے دفن کر آئین۔

فضیحتا۔ ان روپیون کی چھن چھن چھن چھن آواز سنکر اینجانب کی رال ٹپکی پڑتی ہے۔ ارے۔ مگر مینے تو توبہ کرلی ہے۔ خیر توڑ دینگے۔ کیا ہوا پھر جوڑ دینگے۔ دیکھو بڑے میاں تم خود میری توبہ تڑواتے ہو جانتے بوجہتے کنوین مین گراتے ہو۔ میرا کوئی قصور نہین ہے۔ تم گواہ رہنا۔

(فقیر اندر جاتے ہین فضیحتا اونکے پیچھے ہو لیتا ہے) تھوڑی دیر مین فقیر چلاتے ہوئے باہر آجاتے ہین)

فقیر۔ ارے چوروں نے لوٹ لیا۔ ارے لٹ گئے۔ چلنا۔ دوڑنا پکڑنا

(فضیحتا بھی اندر سے نکل آتا ہے)

فضیحتا۔ لینا جانے نہ دینا۔ چور چور۔

(چند سپاہی آجاتے ہیں)

سپاہی۔ ارے کیا ہوا۔ کون لے گیا۔

فقیر۔ حضور ہم تو اندھے ہیں۔ ہم کیا جانیں۔ چور کہاں گئے۔

سپاہی۔ اچھا اچھا اپنا اپنا نام بتاؤ۔

فقیر ۱۔ جناب اس خاکسار کا نام قلندر شاہ۔

فقیر ۲۔ اور اس کمترین کا نام سکندر شاہ۔

فضیحتا۔ اور اس ذی وقار کا نام مچھندر شاہ۔

فقیر۔ ارے تو بس یہی ہے اسی نے چوری کی ہے۔

سپاہی۔ اچھا تم اندھے کب سے ہو۔

قلندر شاہ حضور میں عرصہ ۲۲ سال سے اندھا ہوں۔

فضیحتا۔ دیکھئے یہ ۲۲ سال سے چوری کرتا ہے۔

سکندر شاہ۔ اور حضور میں تو مادرزاد اندھا ہوں۔

فضیحتا۔ یہ تو چور ہی بنے بنائے نکلے تھے۔ انکی ماں کے پیٹ میں بہت سا مال بھرا تھا جسکی وجہ سے بہت اونچا ہو گیا تھا۔ یہ سب کچھ لیکر باہر نکل پڑے۔ تو وہ نیچا ہو گیا تھا۔

سپاہی۔ اور تم کب سے اندھے ہو۔

فضیحتا۔ کوئی دو گھنٹے سے (آنکھین کھولدیتا ہے) مین تو دل لگی کر رہا تھا
انکا سب تماشہ مینے دیکھا ہے۔ چوری ووری کچھہ بھی نہین ہوئی
یہ خواہ مخواہ کا فتور ہے۔ انکو حوالات لیجانا ضرور ہے۔

سپاہی۔ بیشک یہ تو سچ کہتا ہے۔ یہ سب انہین کا فتور مچایا ہوا ہے۔
چلو انہین حوالات لے چلو۔

(سپاہی دونون فقیرون کو پکڑ کر لیجاتے ہین
نصیحتا سب روپیہ نکال لاتا ہے)

فضیحتا۔ مثل ہے کہ مالِ مفت دلِ بیرحم۔ خدا جب دیتا ہے گھر بیٹھے
چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ ہمنے کوئی بے ایمانی کا کام تھوڑا ہی کیا ہے
اسمین ہمارا قصور ہی کیا ہے۔ بس اب جائین اور موج اُڑائین۔
(جانا چاہتا ہے کہ یکایک چنگیز اور جاسوس آکر پکڑ
لیتے ہین)

چنگیز۔ خبردار۔
فضیحتا۔ یا غفار۔ یہ کیا اسرار۔

(تینون کھڑے رہجاتے ہین)

باب تیسرا۔ پردہ نمبر ۷

حسنا۔ کیون بہن زیب النسا میرے مرواذ لباس مین کوئی کسر تو نہین رہگئی
زبین۔ نہین بہن چشم بد دور۔ ٹھیک بانکا جوان معلوم ہوتی ہو۔ خدا حسب آن وبان

معلوم ہوتی ہو۔

حسنا — نہین تم بناتی ہو۔

زیبن — نہین خدا کی قسم اگر کوئی انجان دیکھہ لے۔ تو کبھی تمیز نہ کرے۔

حسنا — مگر جب تک مین اپنے مقصد مین کامیاب نہو جاؤن یہ راز یون ہی بر سر تہ رہے۔ اور یہ بھید پردۂ دل مین چھپا رہے۔

زیبن — انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔

گانا

حسنا و زیبن۔ دیکھو کہنا کسی سے نہ یہ دل کی بات۔ دیکھو کہنا کسی سے نہ یہ دلکی بات

بتا بھید اپنا دل مین چھپا لون گی یہ

سمجھو اسے اپنا راز دان۔

گئی سر سے بلا شکر خدا کرین دل سے ارادہ ہے پاک خدا

آئین بہارین نئی نئی۔ اب یہان آئین بہارین نئی نئی

حسنا — اچھا دیکھو وہ شوکت آتے ہین۔ مین اُنہین بناتی ہون۔

(شوکت آکر چھپ جاتا ہے)

زیبن جب سے دل تم پر آیا ہے۔ دل ہمارا بنے عجب تماشہ

خدا بچائے قیامت کے ہین تمہارے دن یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دن

شوکت — (خود بخود) یا اللہ یہ کیا بات ہے عجیب واردات ہے۔

زیبن — (حسنا سے) ان پیارے مین قربان تمہارے۔ میرا دل ہی تمہاری بھولی صورت پہ آگیا ہے اب سامان وصل مین دیر کیا ہے۔

پر توسی چاندنی کے ہی صحن باغ ٹھنڈا | ہو تو نکلی سیج اگر دے چراغ ٹھنڈا

گانا

مین تو ہون تو پر واری پیاری جان۔

توری صورت پر بھولی مورت پر | تن من سے ہون نثاری پیاری جان

بوسہ دو پیاری مجھے ہو لین گال کا | مین تم پر بلہاری پیاری جان

آؤ میری جان سیجون پہ سوؤ | میٹھی ہون من ماری پیاری جان

بانکی ہے چتون۔ مدہ ماتا جوبن | انکھون نے ماری کٹاری پیاری جان

چیری ہون مین سیماب پیا کی | ہے بانکا گر دہاری پیاری جان

شوکت۔ (خود) یا اللہ یہ تو میری عورت ہے۔ اور یہ کوئی مرد بے غیرت ہے مجھے آج سخت حیرت ہے۔

حسنا۔ (شوکت سے) کیون جی تم کیسے کھڑے ہو کیا سوچ رہے ہو

شوکت۔ آپ کون ہین جو میری منکوحہ عورت سے ایسی باتین کر رہے ہین۔ اڑا لیجانے کی گھاتین کر رہے ہین۔

زیبن۔ اے ہان میان یہ صاحب مکان ہین۔ ہمپر انکے بڑے بڑے احسان ہین۔ انہون نے ہماری جان بچائی ہے۔ پھر اسمین کیا برائی ہے

شوکت۔ عورت کیا ہے جہاز ہے۔ جسکا جی چاہے دبالے۔ اپنے نیچے چھپالے۔

حسنا۔ میان اگر بہتی ہوئی ندی مین سبہی ہاتھ دہو ڈالے تو کیا حرج ہوا۔ تمنے اچھا تعجب کیا۔

شوکت- ہان ندی کا تو کچھہ نہ بگڑا مگر پانی تو گدلا ہو گیا-

حسنا- (زیبن کا بوسہ لیکر اور گلے لگا کر) ہائے کیا صورت پائی ہے-

شوکت- (حسنا سے) ارے اب کیا تیری شامت آئی ہے- یہ کیا بیحیائی ہے-

حسنا- ناحق آپنے ہو حق مچائی ہے- اگر بہن بہن کا بوسہ لے لی یا گلے سے لگا لے تو کیا برائی ہے- مین تو حسنا ہون-

شوکت- تم ہن کہان ہو- ہٹے کٹے مرد ہو نوجوان ہو- حسنا کہان ہو-

حسنا- اچھا آنکھین بند کرو- اگر حسنا کو دیکھنا چاہتے-

شوکت- دیکھتے ہالتے تو یہ ستم ہو رہا ہے- اگر مین آنکھین بند کرلون گا تو خدا جانے کیا ہو گا-

حسنا- اچھا تم زیب النسا کا ہاتھہ پکڑلو اور آنکھین بند کرلو-

شوکت- اچھا یہ منظور ہے-

حسنا- (زیبن کا ہاتھہ شوکت کے ہاتھہ مین دے کر اور شوکت کی آنکھو نپر پٹی باندھکر) دیکھو یہ پڑہے جاؤ- اللہ قادر بندہ قاصر حاضر غائب غائب حاضر-

شوکت- اللہ قادر بندہ قاصر حاضر غائب غائب حاضر (حسنا چلی جاتی ہے شوکت چند بار یہی جملہ کہتا ہے- زیبن ایک موٹے سے شخص کا ہاتھہ شوکت کے ہاتھہ مین دے کر خود بھی چلی جاتی ہے)

شوکت- (کچھہ دیر بعد) ارے بھئی اب آنکھین کھولدون ۳ مرتبہ-

(حسنا مردانہ لباس اُتار کر آجاتی ہے اور زیب النسا بھی آتی ہے)

حُسنا۔ بیشک بیشک مجھے تمھاری محبت کا اب بھی اقرار ہے۔ مگر اسکام
سے انکار ہے۔

صولت ۔آخر کیون انکار ہے۔

گانا

حسنا۔ چھتیان دھڑک رین ہاے ہمری،

صولت۔ سُن کے بچن جر و تن من آگیا جلن گئین دھڑک

حسنا۔ اورے مورے مہربان کرو دہیان گیان۔

صولت۔ چوری کر کر ہو کیون مضطر،

حسنا۔ کمتر ابتر کر دے داور۔ چینا ناہین من کو آئے اب،
ہائے ہائے ہائے ——— ، دھڑک

صولت ۔سرنوشتِ کاتبِ تقدیر اُس کاغذ مین ہے فیصلہ تقدیر کا تحریر اُس کاغذ مین ہے

حسنا۔ (خود) ہائے جب اُسکا خیال آتا ہے تو مجھے بُرے کام پر آمادہ کرتا
ہے۔ اور جب خوفِ خدا دامنگیر ہو جاتا ہے تو میرا دل ڈرتا ہے۔
اچھا صولت مین تمھاری خاطر اِس کام کو بھی کرون گی مگر ایک شرط سے

صولت یعنی۔

حسنا۔ تم مجھسے نکاح کا اقرار کرو۔ نباہ کا قول دو۔

صولت ۔اچھا مجھے منظور ہے۔

حسنا۔ لاؤ ہاتھ۔

صولت۔ دل و جان کے ساتھ۔ (صولت قبلی دیتا ہے)

حسنا۔ کھولدو۔ (شوکت آنکھین کھولتا ہے اور اوس شخص کو دیکھکر ڈرتا ہے حسنا دوڑکر لپٹ جاتی ہے)

ڈراپ

چوتھا باب۔ پردہ نمبر ۲

جشن گاہ

(حسنا نقاب پوش اور زیب النسا بیچ کرآئی ہین)

حسنا۔ بہن خدا کا شکر ہے کہ پیچیدہ معاملات کھُل گئے۔ اب فضیحتا بھی راہ راست پر آگیا۔

زیبن فضیحتا سے ایسی امید نہ رکھو۔ وہ کبھی راہ راست پر نہ آئے گا ضرور کوئی نقصان پہونچائے گا۔

حسنا۔ اچھا دیکھو شوکت اور صولت دونون سامنے سے آرہے ہین۔ اب مین صولت کو آزماتی ہو۔ تمہین تماشہ دکھاتی ہون۔

(صولت اور شوکت آتے ہین)

حسنا۔ کیون جی صولت مزاج تو اچھا ہے۔ طبیعت کا حال کیسا ہے۔

صولت۔ کیا ہے اک بتِ سنگین نے مضمحل ایسا نا دیا غمِ فرقت نے سنگدل ایسا
کہ موت سے بھی نہین آتا کبھی ہراس مجھے

حسنا۔ آخر تمہین کسکا دھیان ہے جو اسقدر حال پریشان ہے۔

صولت۔ جان جاتی ہے مری ہر آن حسنا کیلئے دیدۂ خونبار ہین حیران حسنا کیلئے
دل ہے حسنا کیلئے اور جان حسنا کیلئے

حسنا۔ پہر حسنا کو دیکھنا چاہتے ہو۔ سچ سچ کہو۔

صولت۔ ہائے حسنا اب کہان۔ وہ تو جنت کے کسی محل مین آرام کرتی ہوگی

چین سے سو رہی ہوگی ؎

زندہ در گور ہمین کر گئے مرنیوالی کیسے خاموش ہو دنیا سے گذرنیوالی

ہم بہی مشتاق ہین کچہ تو کہو وہان کیا کیا ہے۔

حسنا۔ اگر ہم تمہین حسنا سے ملادین۔ اُسے زندہ دکہادین۔ تو کیا دو

صولت۔ جو مانگو۔

حسنا۔ آدہا دل۔

صولت۔ دل تو اوسکا ہو چکا۔ وہ کسیکو نہین ملسکتا۔ جان باقی ہے وہ لے لو۔

حسنا۔ دم اور کسیکو دو۔ اگر حسنا کو دیکہنا چاہتے ہو تو آدہا دل ادہر رکہو۔

اور دیکہہ لو۔

صولت۔ تم کیا دل کا اچار ڈالو گی۔

حسنا۔ اور وہ کیا دل کا مربہ بنائیگی۔

صولت۔ نہین نہین۔ ایسا نہ کہو اوسکی روح کو صدمہ نہ دو۔

حسنا۔ اچہا تم وعدہ کرو کہ حسنا ملجائیگی تو وہ میری عقد مین آئیگی قسم کہاؤ کہ

مین اپنے وعدہ پر قائم رہونگا۔ اسے کوئی رنج نہ دونگا۔

صولت۔ تم مجہے کیون ستاتی ہو۔ وحشی سمجہکر بناتی ہو ؎

عیش دنیا کیلئے رغبت دلائین اب نہ آپ

حشر مین اون کا ہمارا دہوم سے ہوگا ملاپ

اہل محشر کو سکتے گا دن مبارک باد دین۔

حسنا۔ خدائے قادر کے نزدیک دنیا مین ملا دینا بھی ممکن ہے۔

صولت۔ وہ کیسے۔

حسنا۔ (نقاب اُٹھاکر) پیارے صولت ایسے (لپٹ جاتی ہے)

صولت۔ نہین تو حسنا نہین۔ حسنا کی روح ہے۔ اوسکی شکل مین مجھ کو دھوکا دینے آئی ہے۔ میری حسرتونکا اندازہ لینے آئی ہے۔

حسنا۔ صولت اب اس خیالِ خام کو دل سے نکالو۔ بڑے نقشے دھوڑا لو مین زندہ حسنا ہون۔

صولت۔ حسنا اگر تو زندہ ہے تو اسکا ثبوت کیا ہے۔

حسنا۔ اسکا ثبوت یہ کافی ہے کہ مینے قید خانہ سے رہائی دلوائی ہے۔

صولت۔ ہان پیاری سچ ہے (لپٹ جاتا ہے)

حسنا۔ اب فضیحتا کیطرف سے تمہارا خیال کیا ہے۔

صولت۔ اوس مردود کو زندہ گاڑ دینا بجا ہے۔ اوسکے جسم کو تھوتھی تیر دنسے اوڑا دینا روا ہے۔

حسنا۔ نہین نہین ذرا جامۂ عقل سے باہر نہ جاؤ۔ اطمینان فرماؤ۔ دیکھو وہ فضیحتا آرہا ہے۔ میرا بھائی چنگیز اُسے لا رہا ہے۔

(فضیحتا تسبیح ہاتھ مین لئے ہوئے آتا ہے اور جبہ پہنے ہوئے معہ چنگیز اور ڈاکو کے)

فضیحتا۔ یا کریم۔ یا کریم۔ یا کریم۔

حسنا۔ کیون فضیحتا اب تو گناہوں سے پیٹ بھر گیا۔

چینگیز ہم اسنے اپنے گناہوں سے توبہ کرلی تھی۔ مگر پھر توڑدی۔ ابھی راستے میں دو فقیروں کو لوٹ لیا۔ اور انہیں پاگل خانہ بھیجدیا۔

حسنا۔ کیون فضیحتا یہ کیا۔

فضیحتا۔ یا کریم۔ یا کریم۔ یا کریم۔

حسنا۔ ارے پارسا کے بچے۔ قول کے سچے میں کیا کہتی ہوں۔

فضیحتا۔ ہاں کیا کہتی ہو۔

حسنا۔ تو اپنے گناہوں سے باز نہیں آتا ہے۔ نت نئی چال پھیلاتا ہے۔

فضیحتا۔ مجھے ایکبار توبہ کا اور موقع دیا جائے۔ اور آزمایا جائے۔

حسنا۔ اگر پھر ایسا ہوا تو۔

فضیحتا جو چاہو سو۔

حسنا۔ آدھا زمین میں گڑوا دونگی اور آدھا تیروں سے اوڑوا دونگی یا کتوں سے تیری بوٹیاں نچوا دونگی۔

فضیحتا۔ (چینگیز اور ڈاکو سے) بیوی کا حکم ہوگیا۔ نوچو۔ کتو نوچو۔

چینگیز۔ چپ چاپ یہ معاش کیا ہم کتے ہیں۔

حسنا۔ ہم زیب النسا اب یہ ایسا کام کبھی نہ کرے گا۔ اگر کریگا تو بری طرح سے مریگا۔ فیض صحبت نے اسپر اثر کیا ہے میں نے اسکا قصور معاف کیا ہے۔ اب خدا کا شکر بجالاؤ۔ اور اوسکی وحدت اور قدرت کے گیت گاؤ۔

گانا

سب - بداتا جگ پالن ہارے - پیارے -
سب آئے تورے دوارے -

حسنا - پیارے صولت - تموارے صولت - آآرے صولت

صولت - تو پہ واری سجن ہر باری -

سب - ہے فضلِ باری - بار بار - ہمپر ہمپراے سیماب بر تر داوار -

[انیر عظمت خان]

عظمت خان - حسن افروز مینے سنا ہے کہ صولت اب اپنے راستے پرآگی - نیک عادتین پا گیے ؎

رنگِ شب فراق سحر سے بدل گیا - جو خار تلوہ اب گل تر سے بدل گیا
کیا سنگِ خام لعل و گہر سے بدل گیا

حسن افروز - ہان اے میرے مہربان مربی - بد افعالیون کے بُرے نتائج نے اُنپر پورا اثر ڈالا اور اونکی عادت کا تبادلہ کر ڈالا -

صولت - اے والد مہربان مین اپنے قصور پر نادم ہون اور آپکے لطف و کرم کا خواستگار تجربے سے معلوم ہوگیا کہ ؎
بگڑ کر ہر شریون اپنی عادت کو بناتا ہے مثل سچ ہے کہ ناداں آدمی کچھ کھو کر پاتا ہے
حسن افروز کی کوششین سراہنے کے قابل ہین اونکے احسانات کی تلافیان مشکل ہین -

فضیحتا - اور حضور مجھے بھی دعا دیکے اور میری منت کیجیے -

شکر ہے ان کو شش سے اچھی عادت ہو گئی لیکن حضرت مری تو خوب ہی گت ہو گئی
آپ کے پیچھے فضیحتا کی فضیحت ہو گئی

عظمت خان۔ اچھا صولت اب لازم ہے کہ حسنا کو اپنی زوجیت مین قبول کرو۔ اسے نہ ملول کرو۔ شاید حسن افروز میری اس راے کو مانے گی اور تمھین اپنا شوہر ہونے کے لایق جانے گی۔

حسن افروز۔ مین تو آپ کی کنیز ہون۔ آپ کی عزت بخشی سے ہر دلعزیز ہون صولت میرے سر کے تاج ہین جو کل تک نہ تھے وہ آج ہین۔

ابھی تک ہے مرے دل مین تمنا ہنوزت گر بسر وصلت باز آ
کزان محبوب تر باشی کہ بودی

عظمت خان۔ شوکت تمھارا بھائی صولت اب راہ راست پر آ گیا۔ وہ پہلا معاملہ گیا۔ اب جو ہبہ نامہ بیٹے تمھارے نام کر دیا ہے وہ مشترکا چار حصون مین تقسیم کیا جائیگا۔ تیسرا اور چوتھا حصہ ان دونون کو دیا جائیگا۔

شوکت۔ مجھے کب عذر وانکار ہے۔ صولت تو مجھسے بھی زیادہ حقدار ہے مین تو آپکا ایک ادنی غلام ہون۔ عاصی سراپا تمام ہون۔

فضیحتا۔ جناب ہبہ نامہ کے پیچھے مینے بہت دکھ اوٹھایا ہے۔ آپنے میرا حصہ بھی لگایا ہے۔ پانچوان حصہ مجھے دلوائیے دیر نہ لگائیے یا کریم۔ یا کریم۔ یا کریم۔

حسنا۔ کیون فضیحتا ابھی سے بدنیتی کرنے لگے۔ ذراسی دولت پر مرنے لگے۔

فضیحتا۔ تو پھر ہم کیا کرینگے۔ کیا بھوکے مرینگے۔

حسنا۔ اب تک کیا کرتے تھے۔

فضیحتا۔ خود را فضیحت۔ دیگران را نصیحت۔ ایک کی دولت ماری دوسرے کا مال غارت۔

حسنا۔ تو اب نیک نیتی سے صبر کرکے بیٹھو۔ زیادہ پاؤں نہ پھیلاؤ۔ خدا تمہارے مقسوم کا تمہیں بھی دیگا۔ وہ کسیکو محروم نہیں کریگا۔

عظمت خان۔ اچھا اب میرا ارمان یہ ہے کہ تم دونوں ہاتھ ملاؤ۔ اور سب ملکر خوشی کا گیت گاؤ۔

نکالیں حسرتیں دلکی رہیں دلشاد دنیا میں رہیں اللہ یہ دولہا دلہن آباد دنیا میں

سب۔ آمین۔

گانا

سب۔ داتا سکھ دینو تو کیسا۔

ہردم تجھکو سیس نوائیں۔ گائیں بجائیں تیری ثنائیں،

تو ہے مولی۔ علی اولی۔ برتر و بالا سب سے نرالا۔

ہے سیماب دینے والا۔ وہ حق تعالی۔ سکھ دینو

(سب ہاتھ ملاتے ہیں پردہ گرایا جاتا ہے)

ڈراپ

آگرہ

ابو الفخر شیخ عاشق حسین سیماب
اکبرآبادی

حامداً و مصلیاً

ڈیڈی کیشن

مین اس ہدیۂ ناچیز کو اون عنایتون کے صلہ مین جو مجھ پر فرماتے ہین جناب
مستطاب ابو الاعجاز منشی محمد اکبر علیخانصاحب افسون مدظلہ شاہجہانپوری کے
نام نامی و اسم گرامی سے معنون کرتا ہون۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ابو النصر شیخ عاشق حسین سیماب اکبر آبادی

ہمین جو دیکھ لیتا ہے وہ شیدا ہو ہی جاتا ہے

[illegible]ش نعت کے وہ شگفتہ گل ہین جنکی رعنائی و زیبائی طالبان خدا اور رسول کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے
[illegible]پ کو اس چمن بہجزان کی سیر اور [illegible] درکار ہے تو ہمکو طلب کیجیے اور دونون لطف اٹھائیے ہم مین سے
[illegible]یک مولود شریف کہلاتا ہے ہمارا پڑھنے والا مدح رسول صلعم کا خطاب پاتا ہے ہمارے نام سنی

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
محفل خواجہ نقشہ جات	۶/	مجموعہ شہادت اصلی	۵/	مولود شریف سرور اجمیری	۵/
مولود عزیزی	۶/	مولود زیور ایمان	۶/	دیوان سرور اجمیری	۶/
دیوان [illegible] عرف تجلیات عشق	[illegible]	تذکرہ غوثیہ	۶/	گلدستہ سرور اجمیری کامل	۶/
بکار الحسین	۵/	بوستان وارث الانبیا	۳/	عناصر الشہادتین	۱۲/
مولود شریف ریاض شاداں	۸/	فردوس نقشی	۵/	سانحہ کربلا	[illegible]
تحفہ رحیمی	۴/	مولود پنجتن	۲/	مولود فاطمہ	۵/
[illegible]	[illegible]	چشمہ نعت	۱/	گلزار خوشتر	۴/
[illegible]	۱/	مولود شریف جدید	۳/	مقبول نعت	۱/
نور الانوار	۴/	چمن بہجزان منیر	۲/	اظہار عشق	۵/
[illegible]ر العشق	۵/	نظم دلفروز	۲	مصحف عشاق	۳/
کرامات محبوب سبحانی	۳/	تاج شجاعت	۳/	نعت رسول	۳/
[illegible]ت الرحیم	۱۴/	محفل گیارہوین	۶/	تحفہ سراج میلاد خیر الانام	۲/
[illegible]ور ایمان	۶/	موج کوثر	۳/	نہال روضہ اکبر	۵/
[illegible] معراج	۳/	میلاد شریف محفل اول	۳/	مخزن نعت	۳/
[illegible]ل سرمدی	۴/	آثار محشر	۲/	چمن مناقب	۴/
[illegible] رضوان	۲/	مولود کی دھوم دھام	۱۰/	پھولوں کا ہار کامل	۸/
[illegible]و نگے گجرے کامل	۸/	گلدستہ نعت	۲/	نعت سرور انتخاب قیصر	۴/
[illegible]س کے گجری کامل	۱۲/	ذکر الشہادتین	۶/	نعت ہی نعت اول و دوم فی	۳/

[illegible]کے علاوہ اور بہت سے نئے نئے مولود شریف ہین ۔ فہرست کتب خانہ طلب کر کے دیکھیے

جملہ درخواستین بنام منیجر ابو العلائی پریس آگرہ آنی چاہئین

مجموعہ

سوال و جواب پولیس

جسمین ۲۵ قانون ہین قیمت مجلد اُردو ۱۲ غیرمجلد مجلد ہندی

یہ نادر کتاب جس خصوصیت سے پولیس کیلئے مفید ثابت ہوئی ہے اسکا اعتراف ہر ملازم پولیس اپنی عام مقبولیت کیوجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا چونکہ سال حال مین اسکی بہت اسلئے بغرض نفع رسانی ہمنے ضروری ترمیمات و تنسیخات قانونی کالحاظ رکھکر ایک لایق قانون سے مجموعہ ہذا مرتب کرا کے نہایت خوشخط دبیز کاغذ پر شایع کیا۔ اہل پولیس کیلئے اس سے امتحان کیلئے کوئی دوسری کتاب آجتک شایع نہین ہوئی اور یہ بھی واضح رہے کہ کتاب ہذا کے لئے نہایت کارآمد ہے۔

جن قوانین سے دفعات ضروری متعلقہ پولیس کو اخذ کر کے سوال و جواب لکھے گئے ہیں

نام کتاب ایکٹ

۱- ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء مجموعہ قوانین تعزیرات ہند معہ ترمیم۔	۸- ایکٹ نمبر ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ء بابت اقوام جرائم پیشہ	۱۷- ایکـ
	۹- " ۱۲ سنہ ۱۸۸۲ء بابت نمک شورہ۔	۱۸- "
۲- ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۸ء مجموعہ ضابطہ فوجداری جدید۔	۱۰- " ۱۷ سنہ ۱۸۷۸ء بابت گذر گھاٹ	۱۹- "
	۱۱- " ۱۱ سنہ ۱۸۷۸ء بابت اسلحہ	۲۰- "
۳- ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء قانون شہادت	۱۲- " ۱۳ سنہ ۱۸۸۹ء بابت چھاونی	۲۱- "
۴- " ۵ سنہ ۱۸۶۱ء بابت پولیس	۱۳- " ۱ سنہ ۱۸۷۱ء بابت مداخلت بیجا مویشی	۲۲- "
۵- " ۱ سنہ ۱۸۹۶ء بابت آبکاری	۱۴- " ۹ سنہ ۱۸۹۰ء بابت ریلوے	۲۳- "
۶- " ۱ سنہ ۱۸۷۸ء بابت افیون	۱۵- " ۹ سنہ ۱۸۷۴ء بابت یورپین آوارہ گرد	۲۴- "
۷- " ۳ سنہ ۱۸۶۷ء بابت قماربازی	۱۶- " ۳۶ سنہ ۱۸۵۸ء بابت پاگل	۲۵- "

(نوٹ) جو صاحب آٹھ جلدین یکمشت خرید فرماوینگے اونہین ایک جلد مفت دی

جب آپ پڑھ چکین تو مہربانی فرما کر اپنے دوست احباب کو بھی ضرور دکھائیے۔

المشتہر منیجر ابوالعلائی پریس شہر

حسنا۔ دیکھو اسپر قائم رہنا۔

صولت خانۂ دل کا جو چاہو تو مچا کہ لے لو نہ یقین آئے تو ایجان نوشتہ لیلو

حسنا۔ اچھا مجھے یقین آگیا مین جاتی ہون ۔اور یہہ نامہ لاتی ہون ۔

[حسنا جاتی ہے]

صولت ۔آہاہاہا ۔وہ مارا ۔بس اب پو بارہ ۔گو اسے مجھسے بہت ہی محبت ہے ۔مگر مجھے سخت نفرت ہے ۔اپنا کام نکالنے کیلئے اسے قول دیا ہے ۔صرف محبت کا بہانہ کیا ہے تو کیا وہ یہہ نامہ نکال لائیگی ؟ ہان ہان ضرور کامیاب آئیگی ۔

گانا

تجھکو چاہو مین نہین زنہار او بدکار نار ۔ تجھسے نفرت ہے ہنایت مجھکو بدکردار
تو یہہ نامہ جو لائے ۔دلکی حسرت سب بر آئے ۔مال و زر ہی گھر بھر آئے پر کرین گون
پیار خود سر ، [جاتا ہے]

پہلا باب - پردہ نمبر ۳

(نوکر کرسی بچھا کر چلا جاتا ہے)

فضیحتا کی بیوی مرد کی ذات بڑی ہی بیوفا ہے ۔اس موے غلام کو دیکھو بیٹھا بیٹھا چارپائی توڑتا ہے ،مفت کی روٹیان مروڑتا ہے ، کام کے نام سے جان جاتی ہے ، محنت کے نام سے موت آتی ہے ارے منوا ! منوا ۔

منوا ۔ حاضر ہوا ۔